

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۹) — مطبوعہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۶ء بروز جمعہ — جلد (۲۴)

ایڈیٹوریل نوٹس

کسی شخص کا مقولہ ہے کہ دو طرح کے واعظ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کے پاس کچھ نہ کچھ کہنے کو پڑا رہتا ہے اور وہ وقت اور موقع کو غنیمت جانکر دل و جان سے اُسے سناتے ہیں۔ دوسرے وہ جنکو کچھ کہنا ہی پڑتا ہے اور جب تیاری کرتے ہیں یا بولتے ہیں تو اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں کہ ہم کسی طرح مقررہ وقت کو ٹال دیں۔ پہلے وہ ہیں جو دل میں کہتے ہیں کہ مجھ پر حیف اور افسوس اگر میں ہلاک ہونیوالوں کو نجات کی خبر نہ دوں اور اُن کے حق میں خداوند مسیح کا وہ قول ٹھیک آتا ہے جو دل میں بھرا ہے سو ہی منھہ پر آتا ہے متی ۱۲: ۳۴۔ دوسرے وہ ہیں جو کھڑے ہوکر وعظ کرتے ہیں اور الفاظ بناتے ہیں۔ اس لئے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ باتیں کرنا اُنپر فرض ہے۔ بہتیرے واعظ اخبار نور افشاں کو پڑھا کرتے ہیں ہم ہر ایک سے عرض کرتے ہیں کہ اپنے تئیں آزماکر دریافت کریں کہ آپ کس قسم کے واعظ ہیں۔ بہت تھوڑے ہونگے جو کبھی نہ کبھی دوسرے قسم کے واعظ نہ بنجاتے ہوں لیکن ہمکو اُمید ہے کہ بہت کم ہونگے جو کبھی نہ کبھی پہلی قسم کے واعظ بھی نہ بنتے ہوں لیکن پیارے بھائیو کیا یہہ ضروری نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ پہلی قسم کے واعظ بنے رہیں۔ اگر ہم اپنے تئیں ایسا نہیں پاتے تو بہتر ہے کہ ہم اپنے منھہ کو بند کر رکھیں۔ اگر کوئی سوال کرے کہ کس طرح ہمیشہ پہلی قسم کے واعظ بنے رہیں تو آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ جواب فقط یہی ہے کہ دُعا کے رستہ میں ہوکر کلام پاک کے خزانہ کے پاس جایا کریں ✤

پرہیزگاری

اے ذوق دیکھہ دخترِ رز کو نہ مُنھہ لگا ✤ کافر یہہ چھوٹتی نہیں منہہ سے لگی ہوئی

ہمارے پاس ایک نیا سہ ماہی اخبار مسمی بہ پرہیزگاری ڈیرہ دون سے پہنچا جسکا مقصد نام ہی سے اور نیز کلام کی ایک آیت سے جو نیچے لکھی ہوئی ہے صاف پایا جاتا ہے یعنی۔ مے اور نئی مے دل کو کھو دیتی ہے ہوسیع ۴: ۱۱ جہاں کوشش کیجاتی ہے کہ انسان اس بات سے آگاہ کیا جاوے کہ نشہ کی چیزوں کے استعمال سے کتنا بڑا نقصان پہنچتا ہے وہاں ہمدردی بھی شامل ہوجاتی ہے۔ لہذا ہم اُن بھائیوں کو مبارکباد دیتے ہیں جو اس مضمون پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم اڈیٹر صاحب سے بالکل متفق ہیں کہ نشہ کی چیزیں عقل و فہم قوت و تمیز اور بیش قیمت روح کو ہلاک اور ضایع کرتی ہیں شیطان کے کارخانہ میں تدبیروں کی کمی نہیں۔ اگر ایک تدبیر سے ناکامیاب ہو تو دوسری تدبیر نکال لیتا ہے لیکن نشہ کی چیزیں اُس کے ہاتھ میں انسان کو نقصان پہنچانیکے لئے ایسے ہتھیار ہیں کہ جب کوئی اس آزمایش میں پھنس جاتا ہے تو شیطان کو اور تدبیر نکالنی نہیں پڑتی ہے کیونکہ نشہ کے ساتھہ تمام اخلاقی کمزوریاں لازم و ملزوم ہیں۔ نشہ بازوں کا جھوٹ چوری ناپاک افعال سے باز رہنا دشوار بلکہ محال ہے۔ اگر ہماری ہزار زبانیں ہوتیں تو ہم ہر ایک زبان سے یہی کہتے کہ اے جوانو! نشہ کو ہرگز نہ چھوؤ۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ اس سے ڈرتے رہے شاید کوئی کہے کہ ڈرنا ڈرپوک کا کام ہے جس میں جرات نہ ہو۔ خیر ایسی باتوں سے ہمیں ڈرنا منظور ہے۔ ہم نے بہتوں کو دیکھا کہ شروع شروع میں دلیری کے ساتھہ یہہ کہتے تھے کہ ہم مضبوط ہیں کبھی نشہ باز نہ ہونگے۔ ہم گاہ گاہ تھوڑی سی پی لیتے ہیں لیکن اُس کے غلام ہرگز نہونگے۔ مگر رفتہ رفتہ مغلوب نشہ ہوگئے شروع میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید وہ ہم سے مضبوط تھے لیکن جس حال کہ وہ مغلوب ہوگئے تو کیا یہہ عقل کی بات نہیں ہے کہ ہم ڈریں۔ یہہ عادت بہت دھوکہ دینے والی ہے۔ اور ہم ہر ایک کو صلاح دیتے ہیں کہ اس سے ضرور ڈریں اور بھاگیں۔ جب ہم دُعا مانگتے ہیں کہ ہمیں آزمایش میں نہ ڈال تو کیا یہہ بیوقوفی کی بات نہ ہوگی کہ ہم اپنے آپکو آزمایش میں ڈالیں۔ ہماری رائے میں جیسے کالے سانپ سے ڈرتے ہیں ویسے ہی نشہ سے ڈرنا چاہئے۔ اگر کوئی تمسخر کرے کہ کیا ڈر ہے تھوڑی لیلو تو شرمندہ ہونا نہیں چاہئے اس سے ڈرنا اور نہیں کا جواب دینا ہی بچی

بہادری ہے یہہ اخبار مقام ڈیرہ دون انجمن پرہیزگاری کیطرف سے سہ ماہی دار نکالا جائیگا اُس کے تین صفحے رومن اُردو اور ایک صفحہ انگریزی ہوگا۔ اہالیان انجمن کی تمنا ہے کہ جس طرح شراب سے پرہیز کرنیکے باعث ہماری روح اور

نور افشاں

پادری اے ایچ یونگ صاحب ایم - اے - ایڈیٹر

پادری جی - ایل ٹھاکرداس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب + مسٹر ایم - ایل ریلیا رام صاحب بی اے + پادری طالب الدین صاحب بی اے } اسیوسیٹ ایڈیٹرز

رُوح سے بھر جاؤ

وہ سب روح القدس سے بھر گئے - اعمال ۲ : ۴ +

روح القدس سے بھر جاؤ - افسیوں ۵ : ۱۸ +

پہلی آیت ایک حکایت ہے اور ایک وقوعہ کا بیان کرتی ہے دوسری ایک حکم ہے اور بتاتی ہے کہ ہماری کیا حالت ہونی چاہئے اور ایک اور حکم سے یہہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ شراب سے متوالے نہو بلکہ روح سے بھر جاؤ - شراب سے متوالے نہونے کے حکم کو سب مانتے ہیں پھر کیا سبب ہے کہ روح القدس سے بھر جانے میں کوشش کرنے کے لئے پہلو تہی کرتے ہیں - واجب ہے کہ جب تک ہم روح سے نہ بھر جاویں لگاتار کوشش کرتے رہیں - روح سے بھر جانا کوئی ایسی کاملیت کی حالت نہیں کہ جس میں ترقی کی گنجایش نہو صرف یہہ ہے کہ ساری نیچر اس قوت کے سپرد کی جاوے - جب ساری روح روح القدس کو سونپ دیجائے تو خدا خود ہی اُسے بھر دیتا ہے - اب یہہ سوال لازم آتا ہے کہ روح القدس سے بھر جانے کے لئے کیا کچھ درکار ہے - یہہ سوال بڑا ضروری ہے اور اگر ہم اُن جوابوں پر غور کریں جو اکثر دئے جاتے ہیں تو شاید اپنے دلوں کے جانچنے اور پرکھنے میں ہمیں مدد ملے - ہمیں خیال کرنا چاہئے کہ کیا ہماری ایسی حالت ہے جس میں ہم روح القدس سے بھرے جا سکتے ہیں ہمارے نزدیک اس سوال کے جواب پانے کا اس سے بہتر کوئی اور طریق نہیں کہ ہم اُس راہ کی طرف دیکھیں جس میں مسیح نے اپنے شاگردوں کو پنتیکوست کے لئے تیار کیا - روح القدس کا اُنپر اُترآنا کوئی سحر و طلسم اور بے ڈھنگی بات نہ تھی بلکہ وہ تین سال تک ایک جماعت میں رکھکر تیار کئے گئے تھے یوحنا بپتسمہ دینے والے نے واضح طور پر منادی کی کہ جس پر تم روح القدس کو اُترتے دیکھو وہ تمہیں روح القدس سے بپتسمہ دیگا +

(۱) وہ ایسے شخص تھے جنہوں نے مسیح کی پیروی کے لئے سب کچھ چھوڑ دیا تھا - تم جانتے ہو کہ خداوند یسوع مسیح کے حکم سے ایک اپنا جال اور دوسرا اپنی محصول کی چوکی چھوڑ کر پیچھے پیچھے چلا آیا - وہ بعد میں پطرس کے لفظوں میں کہہ سکتے تھے کہ "خداوند ہم نے سب کچھ چھوڑا اور تیری پیروی کی ہے" یعنی اپنے گھروں خاندانوں اور ناموں سب کو چھوڑ دیا ہے - لوگ اُن پر آوازے کستے تھے اور تمسخر کرتے تھے لوگوں نے اُنہیں یسوع کے شاگرد کا نام دے رکھا تھا اور جب اُس سے نفرت اور حقارت کی گئی تو اُس کے شاگرد بھی مورد عتاب و حقارت ٹھہرائے گئے - اُنہوں نے اس سے اپنا تعلق ظاہر کیا اور اُس کے فرمان کے بموجب اپنے آپ کو بالکل دیدیا - روح القدس کے بپتسمہ پانے کی راہ میں یہہ پہلا قدم ہے - چاہئے کہ مسیح کی پیروی کرنے کے لئے ہم سب کچھ چھوڑ دیں - گناہ کے چھوڑ دینے کا ذکر پیچھے کیا جائیگا یعنے اُس وقت جب دلی تبدیلی واقع ہو لیکن پہلے ہم ایک خیال کی توضیح کرتے ہیں جس کے معنی بہت کم سمجھے گئے ہیں - اکثر مسیحیوں کا یہہ خیال ہے کہ ہم مسیح کو ایک ایسا شخص ماں کر قبول کرتے ہیں جو ہمیں بچا سکتا اور ہماری مدد کر سکتا ہے لیکن عملی طور پر وہ اُسے اپنا مالک ماننے سے انکار کرتے ہیں - اُن کے نزدیک انکا یہہ حق ہے کہ ہزاروں باتوں میں اپنی مرضی رکھیں اپنی ملکیت اور مقبوضات کو اپنی خوشی کے موافق استعمال کریں - اُنہوں نے کبھی خواب میں بھی نہیں کہا کہ خداوند یسوع! یہہ غلام تیری پیروی کرنے کو سب کچھ چھوڑتا ہے +

تو بھی مسیح یہی طلب کرتا ہے - مسیح پاس ایسی لا محدود دولت اور جلال ہے کہ وہ اُس کا مستحق ہے اور مسیح ایسا روحانی اور الٰہی تحفہ ہے کہ جب تک ہم سب کچھ نہ چھوڑ دیں ہمارے دل اُس سے بھر نہیں سکتے اور مسیح اگر یہہ کہتا ہے سب کچھ چھوڑ اور میرے پیچھے آ +

عزیز دوستو شاید تمنے یہہ کبھی نہیں کہا کیونکہ تم نے کبھی اُس کی ضرورت محسوس نہ کی لیکن آج کہو کیا تم یہہ کہنے کو راضی ہو - اے مسیح مجھے روح القدس سے بھر دے - یہہ خاکسار ہر چیز چھوڑ دیگا - اس ناچیز کو قبول کر - چاہئے کہ ہم اپنے دلوں کو جانچیں - بعض نے اُس کی ضرورت ہی معلوم نہیں کی - بعض نے سمجھا ہی نہیں کہ جب مسیح نے فرمایا کہ جب تک آدمی اپنے باپ اور ماں بیوی اور بچوں گھروں اور زمینوں سے نفرت نہ کرے اور اُس کی اور انجیل کی خاطر سب کچھ چھوڑ دے روح القدس سے نہیں بھرا جا سکتا - (۲) وہ صرف ایسے آدمی نہ تھے جنہوں نے مسیح کی پیروی کرنے کو سب کو چھوڑ دیا تھا بلکہ اُنہیں اُس سے ایک گہرا تعلق حاصل تھا - یسوع نے فرمایا تھا کہ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں کو مانو - میں باپ سے دعا کرونگا اور وہ تسلی دینے والا تمہیں بھیجے گا اور وہ اُسے کمال درجہ کا پیار کرتے تھے - اُنہوں نے اُسے مصلوب ہوتے دیکھا تھا لیکن مسیح سے اپنے دل جدا نہ کرسکے - مسیح کے بغیر اُنہیں دنیا میں اُمید یا خوشی یا تسلی نہیں مل سکتی تھی - آہ ہمارے اعتقادوں میں بھی اکثر اوقات اسی امر کی کمی رہتی ہے ہم یسوع کو منجی جانکر بھروسہ رکھتے ہیں - یہہ شاید نجات کے لئے کافی ہو لیکن اعتقاد اس سے پرے ہونا چاہئے کہ مسیح سے ایک گہرا مضبوط اور ذاتی تعلق ہو اور ہر روز اُس سے رفاقت رہے - یسوع جو نادیدنی خدا ہو دن بھر میرا دوست رہنما اور محافظ ہے اور میرا مالک جس کی میں ہمیشہ مانوں -

(۳) پھر یہہ شاگرد وہ لوگ تھے جو اپنے آپ سے مایوس و شکستہ دل ہو چکے تھے - اپنی رسالہ تعلیم کے شروع میں اُنہیں اپنا سب کچھ چھوڑنا پڑا - اُنہوں نے اپنے جال اپنے





گھر اور اپنے دوست چھوڑ دئے تھے - اور یہہ سب ٹھیک تھا لیکن برابر تین سال تک اُن کی خودی کیسی مضبوط رہی - کتنی بار مسیح نے اُنہیں حلیمی کی تعلیم دی - لیکن وہ کچھ نہ سیکھ سکے - بار بار اُن میں جھگڑا پڑا کہ ہم میں سے بڑا کون ہے - عشا کی میز پر بھی وہ اسی کی بابت گفتگو کر رہے تھے - کہ ہم میں سے پہلا کون ہوگا - اُنہوں نے اپنی خودی کو نہیں چھوڑا تھا - جیسا کہ بار بار ظاہر ہوا - وہ مسیح کی روح میں کیسی کم زندگی گذرانتے تھے +

لیکن مسیح نے اُنہیں تعلیم و تربیت دی - اُس نے بار بار اُن پر ظاہر کیا کہ مغروری کا گناہ اور حلیمی کا جلال کیا ہے اور جہاں وہ صلیب پر مؤا - تو وہ بھی ایک خوفناک موت موئے - تیز مزاج پطرس کا خیال کرو کہ وہ کیونکر اپنے خداوند کا انکار کرتا ہے - کیا تمہارا یہہ خیال نہیں کہ اُن تین دنوں کے غموں میں صلیب دئے جانے کے دن سے جی اُٹھنے کے دن تک سب سے گھبرا اور رنج و غم میں بیٹھا کہ شرم اس خیال سے کہ اُس نے اپنے خداوند سے کیسا سلوک کیا - تب اُس نے خودی کو چھوڑنا سیکھا - عشا کی میز پر بیٹھا - وہ اپنے آپ پر کیسا بھروسہ رکھتا تھا - خواہ مجھے سب چھوڑ کیوں نہ کھائیں - پر میں نہیں کھانے کا - لیکن یسوع اُسے اپنے ساتھ موت اور قبر میں لے گیا اور تب پطرس نے معلوم کیا کہ بیشک مجھ میں کوئی نیکی نہیں +

تم میں سے بعض کہہ سکتے ہیں - کہ سب کچھ مسیح کے لئے چھوڑ دیا ہے - اپنا مال و اسباب اپنا گھر اپنے دوست اپنا رتبہ اور اُس سے محبت بھی رکھتا ہوں - لیکن پھر بھی کسی طرح مدعا پورا نہیں ہوتا - اور جس برکت کی عزت ہے ہم نہیں پاتے اُس کا جواب یہہ ہو کہ کیا تم رضامند ہو کہ خدا اپنی جانچنے والی روشنی سے تم پر ظاہر کرے کہ تم میں خود بینی اور خود اعتمادی کتنی ہے - مثلاً لوگوں کی نسبت اپنے خیالات ہی پر غور کرو - تم جو چاہتے ہو - وہی کہتے ہو اور مسیح کی حلیمی - نرم دلی اور عاجزی کا مطالعہ تم نے نہیں سیکھا ہے خودی ہم تم اُس کے لئے کام کرتے ہو - تم بھلائی کرنے کی کوشش کرتے ہو - لیکن درحقیقت تم سارا وقت اپنا ہی کام کرتے رہتے ہو صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں - کیونکہ لوگ غلطی سے اس ایمان ہی کو جو برکت لاتا ہے برکت تصور کرتے ہیں لیکن یہہ ٹھیک نہیں ہے بلکہ خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے وہی تمہیں برکت دیگا پس روح القدس سے بھر جاؤ +

کیا تم جانتے ہو کہ مسیح کی موت سے کیا مراد ہے - اُس کے معنی یہہ ہیں - کہ مسیح نے عملی طور پر باپ سے یوں کہا - یہہ ہے میری زندگی جو مجھے ایسی عزیز اور قیمتی ہے - میری زندگی جو گناہ سے بالکل بری رہی ہے - زندگی میں میں نے اُسے تیرے سپرد کیا ہوا ہے لیکن اب میں اُسے موت میں تجھے سونپتا ہوں وہ یہہ کہتا ہوا قبر میں گیا کہ میں اپنے آپ کو تیرے ہاتھوں سپرد کرتا ہوں - اپنی روح تجھے دیتا اور تیرے سپرد کرتا ہوں اور تم جانتے ہو - کہ کیا واقع ہوا - کیونکہ اُس نے اپنی زندگی کو ایسے کُلّیہ طور پر دیدیا اور موت اور قبر کی گہری تاریکی میں سے گذرا - خدا نے بھی اُسے ایک نئی زندگی - نئے جلال اور نئی قوّت میں اُٹھایا - خدا نے اُسے قبر سے جلال تک اُٹھایا - اُس کے جی اُٹھنے کا بھید موت تھی - اے ایماندار اگر تو چاہتا ہے کہ روح سے بھر جائے اور جلال کی نئی زندگی پائے تو خودی کو بالکل دور کر دینا چاہئے - رسول وہ شخص تھے - جو اپنے آپ سے بالکل دل شکستہ اور مایوس ہو چکے تھے - وہ شخص جو اپنا سب کچھ کھو بیٹھے تھے اور جو اپنے آسمانی باپ کو اپنا سب کچھ دینے کو تیار تھے +

(۴) پھر رسول وہ شخص تھے - جنہوں نے یسوع سے روح کے وعدے کو ایمان میں قبول کیا تھا - تم جانتے ہو کہ اُس آخری رات مسیح نے روح القدس کی بابت کئی مرتبہ فرمایا تھا اور جب وہ صعود کر جانے کو تیار تھا - تو اُس نے پھر کہا - تم تھوڑے دنوں بعد روح القدس کا بپتسمہ پاؤ گے - اگر تم اُن شاگردوں سے پوچھا ہوتا کہ اس سے کیا مراد ہے تو یقین ہے کہ وہ اس کا جواب نہ دے سکتے - شاید اُنہوں نے اس بھید کو اتنا بھی نہ سمجھا - جتنا ہم سمجھتے ہیں - اُنہیں اس امر کا ذرا بھی خیال نہ تھا کہ کیا واقع ہوگا لیکن اُنہوں نے مسیح کے اس کلمے کو جب اور اگر اُن دس دنوں میں اُنہیں بولنے اور بحث کرنے کی ضرورت پڑی ہوگی تو اُنہوں نے یقیناً یوں کہا ہوگا کہ جب وہ زمین پر تھا - تو اُس نے ہمارے لئے ایسے ایسے عجائبات کئے - اب کہ وہ جلال میں ہے وہاں سے بھی کہیں بڑھ کر عجائبات کرے گا اور وہ اسی امر کے منتظر تھے +

اب اس وعدہ کو ایمان سے قبول کرنا چاہئے اور کہنا چاہئے کہ روح القدس سے بھر جانیکا یہہ وعدہ میرے ہی لئے ہے - میں یسوع کے ہاتھوں اُسے قبول کرتا ہوں - تم اُسے شاید نہ سمجھ سکو - شاید جیسا چاہتے ہو تم اُسے محسوس بھی نہ کر سکو - شاید تم یہہ محسوس کرو - کہ میں کمزور اور گنہگار اور مسیح سے دور ہوں - لیکن تم آج اُس پاس آکر یہہ کہہ سکتے ہو اور ایسا کہنے کا تمہارا حق بھی ہے کہ یہہ وعدہ میرے لئے ہے کیا ایسا کرنے کو تم تیار ہو کیا تم ایمان میں تیار ہو کہ وعدے اور کلام اور یسوع کی محبت پر اعتقاد رکھو +

یقین ہے کہ ایسے ایماندار بھی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو بالکل بدل و جان مسیح کو دیدیا ہوا اور اُس سے محبت کرنے اور اپنے آپ کو خاکسار کرنا چاہتے ہیں - لیکن اُن میں یہی ایک کمی ہے کہ اُنہوں نے یہہ کہنا نہیں سیکھا - کہ اُس نے وعدہ کیا اور وہ پورا بھی کرے گا +

حوصلہ افزائی کے لئے تمہیں یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب تمہیں خدا سے کوئی وعدہ ملے - تو وہ گویا اُس کے پورے ہونے کے برابر ہو - وعدے پر یقین رکھنے اور اُس کی ماننے سے اُس کی عزت کرو اور اگر کسی تیاری کی ابھی تک ضرورت ہو - تو خدا اُس سے واقف ہے اور اگر کوئی ایسی چیز ہو جو تم پر ظاہر ہونی چاہئے تو اگر تم خدا کے منتظر رہو - تو وہ تم پر ظاہر کرے گا - وعدے پر اعتقاد رکھو اور کہو - روح القدس کی بھرپوری میرے لئے ہے -

(۵) اور پھر شاگردوں کا یہہ آخری قدم تھا - اِس وعدے پر اعتبار کر کر اُنہوں نے ایک دل ہو کے دعا کی - دعا و مناجات جس میں ستایش بھی ملی تھی - خدا کے حضور گئی وہ اُمیدوار رہے کہ خدا جو آسمان پر ہے اُن کے لئے کچھ کرے گا +

ایسے مسیحی بھی پائے جاتے ہیں جو پڑھتے - سمجھتے - سوچتے اور حاصل کرنا چاہتے ہیں - پر تو بھی اُن کا مدعا اُن کی گرفت سے نکل جاتا ہے کیوں کہ وہ خدا کے منتظر نہیں رہتے + جو کچھ ہم کہتے یا جو کچھ تم سمجھتے اور سوچتے ہو - اسی کی طرف نہ دیکھو - اگر تم برکت حاصل کرنا چاہتے ہو خدا کی طرف دیکھو اور اُسی سے اُمید رکھو کہ وہ تمہارے لئے کچھ کرے گا -

مراسلہ

بقیہ

حق وباطل کی شناخت

کھوج کھوج کر ڈھونڈوگے ۔ تب جھوٹھ سچ کو جانوگے ۔

بقیہ

فصل نہم در ذکر عیسیٰ ۔

دیکھو اور دریافت کرو کہ مسیح کے مصلوب ہونے کے اوّل یہودی خود مقر ہیں دوسرے یہہ کہ حضرت داؤد نے صدہا سال پیشتر مسیح کے مصلوب ہونے اور تکلیف اُٹھانے کی خبر دی ۔ دیکھو ۲ زبور میں لکھا ہے کہ مسیح کے برخلاف مشورہ کرتے ہیں کہ اُسے پکڑ کے مار ڈالیں اور پھر ۲۲ زبور میں لکھا ہے کہ مسیح مصلوب ہوگا اور اُس کے ہاتھ و پیروں میں سوراخ کئے جاینگے اور اُس کے پیراہن مبارک کو آپس میں تقسیم کریں گے اور پھر ۶۹ زبور میں لکھا ہے کہ صلیب پر یہود حضرت مسیح کو سرکہ پلائینگے اور پھر انجیل میں مفصل حال لکھا ہے ان نوشتوں کے موافق مسیح مصلوب ہوا ہے یہہ تمہاری روایت وحدیث وقرآن نہیں ہے کہ جس میں اختلاف ہو ۔ اور یسعیاہ نبی کے ۵۳ باب کو دیکھو مسیح کا تکلیف پانا اور مصلوب ہونا کیسا مفصل اور مشرح لکھا ہے ۔

فصل دہم در ثبوت تثلیث ۔

توریت

اس میں کچھ بھی شبہہ نہیں ہے کہ مسیحی تثلیث فی التوحید و توحید فی التثلیث مانتے ہیں ۔

قرآن

قرآن کی سورہ توبہ کے ۵ رکوع میں یہہ لکھا ہے کہ یہودی آذر بت پرست کو اللہ کا بیٹا ٹھہراتے ہیں اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے اور سورہ مائدہ کے رکوع ۱۰ کی ۷۷ آیت کا یہہ مضمون ہے کہ بے شک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ ہے تین میں کا ایک اور کچھ نہیں مسیح مریم کا بیٹا مگر ایک رسول ہے ۔

اس موقعہ پر پھر قرآن توریت وانجیل کے خلاف ہے اور غلط قرار دیتا ہے مگر خود غلط توریت وانجیل میں کسی موقعہ پر یہہ ذکر نہیں ہوا ہے کہ آذر بت پرست خدا ہے اور پھر وہی قرآن انجیل کو تصدیق کرتا ہے ۔ چنانچہ سورہ مائدہ کے رکوع ۱۱ میں لکھا ہے کہ تو پاوے گا سب سے زیادہ نزدیک محبت والوں میں مسلمانوں کے وے لوگ جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں کیونکہ اُس میں عالم اور درویش ہیں ۔ اور اوپر لینے سورہ مائدہ کے ۱۰ رکوع میں لکھا ہے کہ تثلیث کے ماننے والے کافر ہیں اور وہی قرآن تثلیث کو تسلیم کرتا ہے چنانچہ سورہ عمران کے رکوع ۴ میں لکھا ہے کہ فرشتوں نے ذکریا سے کہا کہ اللہ تجھکو خوشخبری دیتا ہے یحییٰ کی جو گواہی دیگا اللہ کے ایک حکم کی اور اُسی سورہ کے رکوع ۵ میں لکھا ہے کہ اے مریم تجھکو اللہ بشارت دیتا ہے ایک اپنے حکم کی جس کا نام مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ۔ اور پھر سورہ بقر کے ۱۱ رکوع میں ۔ دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پے درپے بھیجے اُس کے پیچھے رسول اور دیا عیسیٰ مریم کے بیٹے کو معجزہ صریح اور قوت دی اُس کو روح پاک سے پھر سورہ نسا کے رکوع ۲۳ میں لکھا ہے کہ مسیح جو ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا رسول ہے اللہ کا اور اُس کا کلام جو ڈالا دیا مریم کی طرف اور روح ہے اُس کی یہاں کی اور سورہ مائدہ کے رکوع ۱۵ میں اور جب کہیگا اللہ اے مریم کے بیٹے یاد کر میرا احسان اپنے اور اپنی ماں پر جب مدد دی تجھکو روح پاک سے تو کلام کرتا تھا لوگوں سے ماں کی گود میں ۔

اے ناظرین آیات صدر الذکر میں اگرچہ محمد نے مسیح کو ہر مقام پر مریم کا بیٹا کہا ہے لیکن معنے کلام کو مطلق نہیں سمجھا اور تثلیث کو تسلیم کر لیا چنانچہ سورہ عمران رکوع ۴ و ۵ میں مسیح کو اللہ کا حکم لکھا ہے اور سورہ نسا کے ۲۳ رکوع میں مسیح کو کلام اللہ لکھا ہے اور سورہ بقر کے ۱۱ رکوع اور سورہ نسا کے ۲۳ رکوع اور سورہ مائدہ کے ۱۵ رکوع میں روح پاک سے زور دینا لکھا ہے ۔ پس قرآن سے ہی ثابت ہوگیا کہ مسیح کیا ہے یعنے کلام خدا اور روح پاک بھی اُس کو دیا گیا تو پھر کیوں خدا و کلام و روح پاک نہیں ہے ۔ اور اگر محمدی صاحب یہہ کہیں کہ اللہ ایک ہے اور پاک اور وہ کسی سے پیدا نہیں ہے یہہ اُس کی صفت میں اور جو تھا فقرہ جو یہہ کہتے ہیں کہ اُس سے کوئی پیدا نہیں ہے یہہ غلط ہے ۔ اگر خداوند اپنے میں سے کچھ پیدا نہیں کر سکتا تو وہ قادر مطلق نہیں ہوسکتا اور جبکہ مسیح کو اپنا کلام کہتا ہے تو وجہ ہے کہ کلام بغیر متکلم کے نہیں ہوسکتا تو ظاہر ہے کہ کلام اللہ ہی سے پیدا ہوا تو پھر صفت لم یلد کی معدوم ہوگئی پس ظاہر ہے ۔ کہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد (خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ محمد کا قول ہے کہ اللہ کو مجسم قرار دیتا ہے اور لم یولد کے معنے یہہ بتاتا ہے کہ اگر اللہ سے کوئی پیدا ہو تو توبہ توبہ اللہ جورو والا ٹھہریگا اور محمدی اگر قرآن کے اس مقولہ کو صحیح کہتے ہیں تو بتلائیں کہ خدا کیا و کلام کیا اور روح پاک کیا ہے ورایں تو ہند وبھی کہتے ہیں کہ (نر نجن نراکار جوتی سروپ ہے) اگر وہ نہیں دیکھتے اور نہ اُس کا نشان تو پھر جوتی سروپ کیونکر ہوسکتا ہے ۔

کیونکہ جوتی سروپ کے معنے ہیں ۔ پاکیزہ روشنی ہے تو روشنی میں دونوں صفات ہیں یعنے نظر بھی آتی ہے اور نشاں بھی معلوم ہوتا ہے پس اگر نرنجن نراکار ہے تو جوتی سروپ نہیں ہوسکتا اور جو جوتی سروپ ہے تو نرنجن نراکار نہیں ہے اور یہہ بھی صفات ہیں کہ نہیں دکھتا اور نہ اُس کا نشان ہے اور پاکیزہ روشنی ہے ۔ اور پھر قرآن کے سورہ عمران کے رکوع ۶ ۔ ۵۸ آیت کا یہہ مضمون ہے کہ عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک ایسے جیسے مثال آدم کی بنایا اُسکو مٹی سے تو پھر کہا اُسکو ہو جا وہ ہوگیا ۔

اے ناظرین حسب آیات قرآنی یہہ بات ثابت ہوگئی کہ مسیح کلام اللہ ہے اور روح پاک بھی اُس کو دیا گیا تو تین بات قرار پائیں یعنے (خدا) (کلمہ) (روح پاک) اور یہہ تینوں ایک ہیں کیونکہ کلام متکلم سے جدا نہیں ہوسکتا اور روح قوت کلام ہے تو تثلیث فی التوحید و توحید فی التثلیث قرآن سے بھی ثابت ہے علاوہ ازیں



خداکو آفرینش آدم سے اس وقت تک کسی نے نہیں دیکھا اور وہ آپ ہی آیا اور کلام سے ظاہر ہوا اور اپنے آپ کو خدا کہا پس یہہ امر اظہر من الشمس ہی کہ خدا کلام ہی جو شروع میں آدم اور بعد اُس کے انبیا اور ہمکو پہنچا ہی اور یہہ ہی عقیدہ نصاریٰ و نیز دیگر اہل کتاب کا ہی چنانچہ آدم کو پیدا کر کے خدا نے کہا کہ درخت ممنوعہ سے نہ کھانا اور پھر پیدایش کے ایک باب کی ۲۹ آیت میں خدا نے آدم سے کہا کہ ہر ایک بیجدار نباتات تجھکو دیتا ہوں اور پھر پیدایش کے ۳ باب کی ۱۱ آیت میں خدا نے آدم سے کہا کہ کیا تو نے اُس درخت سے جس کو میں نے منع کیا تھا کھایا اس سے اُس کی وحدانیت ثابت ہی +

اور پھر پیدایش کے ایک باب کی ۲۶ آیت میں خدا کہتا ہی کہ ہم آدم کو اپنی صورت اور مانند بناویں اور پھر پیدایش کے ۳ باب کی ۲۲ آیت میں خدا کہتا ہی کہ دیکھو آدم نیکی اور بدی کی شناخت میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا اس سے واضح ہی کہ اللہ میں تین اقنوم ہیں تو پھر مسیحی اگر تثلیث فی التوحید و توحید فی التثلیث مانتے ہیں تو کیا گناہ کرتے ہیں مسیحی کا یہہ عقیدہ بروئے کتب سماوی ہی کہ مسیح میں خدائیت اور آدمیت دونوں ہیں یعنے جسم مثل آدمیوں کے تھا مگر وہ کلام خدا جو اُس میں تھا وہ خدا تھا چنانچہ اس کا ذکر واضح طور پر اوپر کیا گیا ہی اور مسیحیوں کا بموجب کتب سماوی یہہ عقیدہ سچا ہی کہ اللہ جل شانہ نے اولاد آدم کی نجات کے واسطے اپنی قدرت کاملہ سے وہ کلام جو خدا کے ساتھ ہی قالب انسان میں ظاہر کیا اُس کی مثال یہہ ہی کہ جب آفتاب کی طرف دیکھا جاتا ہی تو اُس کی کرنیں ہم تک برابر پہنچتی ہیں اور ہمکو بھی بخوبی نظر آتی ہیں مگر ہم ان کی گرفت نہیں کر سکتے اور نہ وہ آفتاب سے علیحدہ ہیں پس یہہ ہی صورت اللہ کی مسیح کے ساتھ ہی اور دیکھو انجیل میں جس وقت اللہ نے مریم کو مسیح کی بشارت دی تو فرشتہ نے مریم سے کہا کہ یہہ پاک جو تجھسے پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائے گا - اور اُس کی تصدیق حضرت داؤد مسیح کے صدہا سال پیشتر فرماتے ہیں دیکھو دوسرے زبور میں یہہ لکھا ہی کہ خداوند نے مجھ سے کہا کہ تو میرا بیٹا ہی میں نے تجھکو مولود کیا اور زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار متفق ہو کر خداوند اور اُس کے مسیح کے خلاف مشورہ کرتے ہیں اپنا حکم ظاہر کرونگا اور ۱۱۰ زبور میں داؤد مسیح کی نسبت لکھتا ہی کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ تو میرے داہنے ہاتھ پر بیٹھ +

اے پیارے محمد یو یہہ منقول ہی جس کی تصدیق انبیائے بنی اسرائیل کرتے ہیں مسیحی تو یہہ ہرگز نہیں کہتے کہ مسیح بطور جسمانی خدا کا بیٹا ہی - یا آنکہ مریم خدا کی جورو تھی یہہ تمہارے راویوں کی مختلف روایات و عقیدہ ہیں جو اللہ کو ایسا خیال کرتے ہیں ہمنے بہت سے محمدیوں سے تحقیق سنا ہی - وہ یہہ کہتے ہیں کہ محمد کے سایہ نہیں تھا اس وجہہ سے کہ محمد پر سایہ خدا کا تھا اور سایہ کے سایہ نہیں ہوتا تو ظاہر ہی کہ تم خدا کو مجسم مانتے ہو اور اُس کا ثبوت یہہ دیتے ہو کہ محمد کے سایہ نہیں تھا تو ظاہر ہی کہ خدا کے سایہ ہی اور وہ سایہ محمد تھا تو ضرور اللہ مجسم ہی اور کچھ روایات پر ہی منحصر نہیں ہی خاص قرآن میں ہی اللہ کی نسبت اکثر مقاموں پر وہ کلمات وارد ہوئے ہیں جو کسی کتب سماوی میں نہیں دیکھے جاتے - چنانچہ برائے نمونہ اس موقعہ پر بھی بیان کیا جاتا ہی - دیکھو سورہ عمران کے ۵ رکوع کی ۵۳- آیت میں قرآن اللہ کو فریبی کہتا ہی اور تم قرآن کو کلام اللہ کہتے ہو تو ظاہر ہی کہ اللہ اپنا فریب کرنا خود ہی بیان کرتا ہی اور وہ فریب کس کے مقابلہ میں انسان کے اس صفات کے خدا کو اہل کتاب خدا نہیں کہہ سکتے ہیں جو دغاباز اور فریبی ہو - اے ناظرین قرآن اللہ کو فریبی ہی کہتا ہی - مگر حیات القلوب میں امام رضا اللہ کو جھوٹا بتاتا ہی اُس کا یہہ مضمون ہی کہ امام رضا سے پوچھا کہ ایسا ممکن ہی کہ خدا کسی پیغمبر کو کچھ خبر دے اور پھر وہ نہ ہو - جواب دیا کہ ممکن ہی - اور واضح رہے کہ قرآن میں اگرچہ روح القدس کا نام لکھی مگر کسی محمدی راویوں سے اُس کی صحت نہیں ہوئی ہی چونکہ روح القدس تثلیث کا تیسرا کلمہ ہی لہذا اس مقام پر اُس کا ذکر کرنا امر لازمی ہی دیکھو حیات القلوب فارسی - جلد دوم ۱۰۱ صفحہ میں یہہ لکھا ہی کہ روح القدس ایک روح ہی جو خدا نے پیدا کر کے اور عیسیٰ میں پھونکی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ روح القدس جبرائیل سے مراد ہی اور بعض کا قول ہی کہ روح القدس اسم اعظم ہی اور حدیث معتبرہ سے واضح ہی کہ روح القدس ایک خلقت ہی بزرگتر از جبرائیل و میکائیل اور تمام فرشتوں سے آئی - برادران دین محمدی اب آپ فرمائیں کہ کس کا قول صحیح ہی اور دوسری حدیث یہہ ہی کہ محمد نے جبرائیل فرشتہ سے دریافت کیا کہ تو وحی کہاں سے لاتا ہی (سوال تو اچھا ہی) جواب دیا کہ اسرافیل سے پھر دریافت کیا کہ اسرافیل کہاں سے لاتا ہی جواب دیا کہ عالم ارواح سے پھر دریافت کیا کہ عالم ارواح کہاں ہی جواب دیا کہ وہ سب سے بالاتر ہیں +

اے ناظرین قصہ تمام ہو گیا یعنے محمد کے پاس جبرائیل آیا جایا کرتا تھا اور جو جبرائیل کہتا تھا وہی محمد کو معلوم ہوتا تھا اور عالم ارواح کا حال جبرائیل کو خود بھی معلوم نہیں تھا تو محمد کو کیا بتلاتا اور محمد صاحب ہماری روح القدس کو کیا بتاتے علی ہذا القیاس بیچارے امام و راوی روح القدس کو کیا سمجھتے - مگر غنیمت ہی کہ انہوں نے اپنے قیاسات سے کچھ لکھ تو دیا ہی +

راقم اے - وسن

بقیہ

مسیح کے کفارہ پر اُسکی اُلوہیت کا کیا اثر ہوا؟

یہہ تو صاف ظاہر ہی کہ کفارہ میں اُس کی الوہیت کے ساتھ جو ایک باہمی تناسب ہی اُس کو ہم لوگ ایک اور طور بھی اُس کے اُس علاقہ تقیہ سے جو کہ اُس نے خود اپنی زبان مبارک سے اپنے خون خریدوں کی نسبت فرمایا ہی بتا سکتے ہیں جن کو وہ اپنا جسم یا عضو کر کے بیان کرتا ہی - دیکھئے وہ خود کیا فرماتا ہی - اُس نے رسولوں کے اعمال میں ہو لوگوں سے تا دیا

سے کہا کہ "اے سولوس اے سولوس تو مجھے کیوں ستاتا ہے" (اعمال ۹ باب ۴ آیت) لفظ مجھے پر غور فرمائیے۔ اس مقام پر جو کہ مسیح کا علاقہ اُس کے لوگوں کے ساتھ ہے گو کہ ایک بعید علاقہ ہے اور ویسا قریب علاقہ نہیں جیسا کہ اُس کی انسانیت کا اُس کے ساتھ ہے تو بھی صاف ثابت ہے کہ وہ اُن کو اپنا جسم یا عضو قرار دیتا ہے ورنہ کیونکر ممکن ہے کہ اُس کے لوگوں کی تکلیف اُس کی خاص تکلیف اور دکھ ہو +

اور چونکہ اُس کی انسانیت اُس کی اُلوہیت کے ساتھ ایک نہایت قریب علاقہ رکھتی ہے تو وہ یوں کہہ سکتا ہے جیسا کہ پاک نوشتوں سے ظاہر ہے کہ انسانیت ہی ابن اللہ کا جسم ہے اور فرمانبرداری۔ برداشت و موت بھی اُس ہی کی ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان کی قدر و منزلت ہے کیونکہ یہہ محض انسان سے وقوع میں نہیں آیا بلکہ ابن اللہ سے +

خداوند یسوع مسیح کی اُلوہیت کا علاقہ اُس کے کفارہ کے ساتھ ایسا پیوستہ ہے کہ کسی نوع پر ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہو سکتا جیسا کہ ہم نے اوپر شروع میں بیان کیا ہے۔ اُس کے اُلوہیت کے علاقہ سے جو اُس کو عبودیت کے ساتھ ہے یہہ چند نتایج واثر پیدا ہوتے ہیں +

(۱) یسوع مسیح اپنی جان پر پورا اختیار رکھتا تھا جیسا کہ یوحنا باب ۱۰۔ آیت ۱۸ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ میں اپنی جان آپ دیتا ہوں میرا اختیار ہے کہ اُسے دوں اور میرا اختیار ہے کہ اُسے پھیر لوں۔ اس آیت کے ملاحظہ اور غور کرنے سے بہت سے شکوک جو کہ انسان کے دل میں اُس کی محض انسانیت کے باعث کفارہ کے معاملہ میں پیدا ہوتے ہیں کافور ہو جاتے ہیں۔ اور ہماری سمجھ میں یہہ بات آجاتی ہے کہ ایک شخص تمام عالم کے لئے ضامن اور درمیانی ہو سکتا ہے اور وہ ایسا کام پورا کر سکتا ہے جس کو کوئی انسان کسی طرح سے پورا نہیں کر سکتا۔ محض انسان چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہو وہ اس کام کو کبھی نہیں کر سکتا کیونکہ اُس کو اپنی جان کا کفارہ دینے کا اختیار حاصل نہیں ہے اور یہہ قاعدہ ہے کہ ضامن کو صرف اپنی ہی جان دینا چاہئے نہیں تو وہ ضامن نہیں ہو سکتا اس لئے سوائے خدا کے کوئی اور انسان کا مالک نہیں ہو سکتا خدا ہی انسان کو پیدا کرتا اور سنبھالتا ہے اُس ہی کو اختیار حاصل ہے۔ مگر چونکہ خدا کو یعنے مسیح کو انسانیت عام لوگوں سے کہیں اعلیٰ طور پر حاصل تھی اس لئے اُس کو اختیار تھا کہ وہ اپنی جان اوروں کے لئے دیوے اور اُس کو پھر لے لیوے۔ وہ بے شک اُس جان کو دے سکتا تھا جس پر کہ اُس کو پورا پورا اختیار تھا کیونکہ وہ کامل انسان اور کامل خدا بھی تھا۔ بے شک اس مقام پر یہہ امر بلاثبوت قیاس کر لیا گیا ہے کہ انسانیت اس حالت میں سزا یا دکھ اُٹھانے سے بھری تھی مگر جب اُس نے دکھ اُٹھانا چاہا اور اوروں کے عوض اپنی جان کفارہ میں دینی چاہی تو بے شک اُس کی انسانیت یا عبودیت نے اُس کو پورا کیا۔ پھر کس طور سے پورا کیا؟ یہہ ایسا سوال ہے جس کا جواب محال ہے اور یہہ ایک بھید ہے جو ابھی کاہی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ یہہ ہم جانتے ہیں کہ وہ جو اپنے آپ مقروض نہ تھا تو بھی اوروں کا قرض اُس نے ادا کیا تو بے شک وہ اوروں کو رہائی دینے اور قیدیوں کو آزادی بخشنے کے لئے اُنکی جگہہ پر قرضہ بھرتا تھا اور آپ دکھ اُٹھاتا تھا اور وہ کسی جگہہ وہ اس لئے دے سکتا تھا کہ اُس کو اپنے لئے دینیکی ضرورت نہ تھی۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح خود فرماتا ہے کہ مجھکو اپنی انسانیت پر پورا اختیار ہے اُس نے اُس اختیار کو اُس وقت ظاہر کیا جبکہ اُس نے اپنے تئیں انسانوں کے ہاتھوں میں سونپ دیا اور اپنی جان عزیز کو صلیب پر فدیہ میں گذران دیا +

(۲) دوم مسیح کے مجسم ہونے سے ایک اور بڑا اثر مسیح کے کفارہ پر ہوتا ہے جس سے کہ اُس کی بڑی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے۔ اس بارہ میں ایک صاف صاف اشارہ پایا جاتا ہے جبکہ خداوند یسوع مسیح فرماتا ہے کہ "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے"۔ اور پھر اُس کے کام کی نسبت اُسکی ہستی کی نسبت جو کہ اُس نے ابن آدم ہو کر برداشت کی۔ اُس کے دنیا میں آنے۔ ان سب سے صاف ظاہر ہے کہ اُس کی اُلوہیت کفارہ کے کام میں کیسا پیوستہ علاقہ رکھتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کی فرمانبرداری اُس کی نظروں میں جو کہ صداقت سے عدالت کرتا ہے کیسی بیش بہا ہے جس سے کہ ہمارے گناہوں کی معافی حاصل ہوتی ہے اور گنا ہگار خدا کی نظروں میں مقبول ٹھہرتا ہے یہہ فرمانبرداری ابن اللہ کی فرمانبرداری تھی اور اس سے یہہ تین خاص نتیجے پیدا ہوتے ہیں جو کہ مسیح کی اُلوہیت ہی سے نکلتے ہیں۔

(الف) کفارہ ہونے والے کو گناہ کا ایسا علم ہونا چاہئے کہ وہ کل انسانوں کے گناہ ماضی حال و استقبال کے جاننے اور اُس کی نگاہ میں بادی النظر میں آجاویں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کا اقرار خدا کے سامنے ہمارے عوض کر سکے۔ اس سے اُس ہی شخص کی خدائی ثابت ہوتی ہے +

(ب) اور اتنا ہی بس نہیں ہے۔ بلکہ اس گناہ عظیم کی سزا انسان ضعیف البیان کو برداشت کرنے کی طاقت کہاں ہو سکتی ہے مگر چونکہ برداشت کرنے والا انسان اور خدا دونوں ہی تھا اس لئے اُس نے اس بیحد و عظیم گناہ کی سزا بھی اُٹھائی اس میں غیر محدودیت عارض ہوتی ہے یعنے غیر محدود غضب و قہر تمام عالم کے گناہ کے لئے غیر محدود برداشت و دکھ اُٹھانے کی لازمیت حاصل ہوتی ہے۔ لعنت بالکل مٹ جائے تاکہ وہ برکت سے مبدل ہو جائے۔ اب سوچئے کہ ان باتوں کو سوائے خدا کے اور کون پورا کر سکتا ہے؟ البتہ اُلوہیت نے کچھ دکھ نہیں اُٹھایا اور نہ اُٹھا سکتی ہے مگر یہہ سب اُس کے عبودیت کے میل ہونے سے عبودیت نے اُس عظیم گناہ کی سزا کو اُٹھایا کیونکہ اُلوہیت نے اس معاملہ میں اُس کی مدد کی چونکہ انسان کسی طرح پر اس کو اُٹھا نہیں سکتا۔ اس سے یہہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ اُلوہیت نے انسانیت کے دکھ میں تسلی و تشفی کی بلکہ اس کے خلاف گتسمنی کے باغ میں جو کیفیت گذری اور دکھ اُس نے اُٹھایا اور صلیب پر جو اُس نے کہا "اے خدا اے خدا کیا تو نے مجھے چھوڑ دیا"؟ کہ اُس کا پسینہ خون ہو کر ٹپکتا تھا جیسا کہ مسیح کی کلام سے ثابت ہے وہ جانتا تھا کہ خدا گناہ سے



باکل نفرت کرتا ہے اور اس لئے اس نے سزا کے پیالے کو پی لیا۔ مگر ہاں الوہیت نے اس کے دکھ اٹھانے میں اعانت کی جو کہ اس کو اٹھانا ضرور تھا وہ چھوڑ دیا گیا پر تو بھی اس کی اعانت ہوئی ۔

(ت) اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ الوہیت نے اس دکھ اٹھانے کی بڑی قدر و منزلت بڑھادی اس کا سبب یہہ ہے کہ وہ خدا اور انسان دونوں ہی تھا۔ اور کس واسطے اس کا دکھ اٹھانا بے حد عظیم بنا؟ اس لئے کہ وہ سب کے کفارہ کے لئے کافی ہوا جن کو اس نے اپنے خون سے خریدا ہے اور یہی وجہہ ہے کہ مسیح کا دکھ اور اس کی فرمانبرداری سارے جہان کے لئے کافی و وافی ہے بشرطیکہ انسان ایمان سے قبول کرے۔ اگر وہ محض انسان ہی ہوتا تو ایک کے لئے بھی اس کا کفارہ کافی نہوتا پھر اس کی الوہیت کے باعث اس کی قدر و منزلت ہے اور اسی لئے وہ کفارہ جیسا کہ کل عالم کے لئے کافی ہوا اور ابن اللہ کی عبودیت جو کفارہ میں دی گئی اس کی کامل فرمانبرداری کو ثابت کرتی ہے اور اس کے ثواب کو بڑھاتی ہے ۔

سوم مسیح کے مجسم ہونے کا تیسرا مقصد کفارہ میں یہہ ہے کہ وہ شخص جو خریدا جاوے خریدنے والے کا ہو جاوے۔ بیع و شرع کامل دنیوی معاملات میں یہی عام دستور ہے مگر انسان انسان کا مالک نہیں ہو سکتا۔ ہمارا خداوند اپنی ملکیت کے حق میں یوحنا کی انجیل باب ۱۰ آیت ۲ میں یوں بیان کرتا ہے کہ وہ جو دروازے سے داخل ہوتا ہے بھیڑوں کا گڈریا ہے یوحنا باب ۱۰ آیت ۱۵ و ۲۷ جس طرح سے باپ مجھے جانتا ہے اسی طرح میں باپ کو جانتا ہوں۔ اور میں بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہوں میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں انہیں جانتا ہوں اور وے میرے پیچھے چلتی ہیں اور پھر ہمارا خداوند اپنی ہمہ دانی اور اپنے باپ کی سلطنت جاودانی کی رو سے کہتا ہے کہ میری بھیڑوں کو میرے ہاتھ سے کوئی نہیں چھین سکتا اور پھر وہ اپنی اقنومیت کو اپنے باپ کے ساتھ یوں ثابت کرتا ہے کہ میں اور باپ ایک ہیں یوحنا باب ۱۰ آیت ۳۰۔

خلاصہ کلام۔ المسیح کی الوہیت کا اثر کفارہ میں خاص اس ہی کے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ خدا کے بیٹے نے ہماری انسانیت میں دکھ اٹھایا۔ صلیب پر کھینچا گیا۔ لپٹ ہوا۔ حقیر بنا اور ہم گنہگاروں کے عوض سزا اٹھائی جو کہ ہماری نجات کے لئے ضرور تھی۔ ہمیں چاہئے کہ اس کے دامن کو اپنی سلامتی کے واسطے پکڑے رہیں ۔

الراقم

بندہ جی۔ ڈی۔ دانیل طالب العلم مدرسہ علم الٰہی۔ الہ آباد ۔

سوامی ویکانند کا درس چکاگو

گنہگار انسان کو بیگناہ قرار دینا ۔

سوامی صاحب فرماتے ہیں کہ "تم خدا کے بچے ہو۔ ہمیشہ باقی رہنے والے آنند کے حصہ دار ہو۔ پاک اور کامل ہو کیا آپ زمین کے الہی شخص لوگ گنہگار؟ انسان کو ایسا کہنا ہی گناہ ہے۔ یہہ انسانیت کی توہین کرنا ہے۔ تم شیر ہو بھیڑ ہونے کا دھوکہ ہی چھوڑ دو۔ تم غیر فانی اور مسرور اور ابدی روحیں ہو تم مادہ نہیں ہو۔ تم جسم نہیں ہو۔ مادہ تمہارا غلام ہے۔ تم مادہ کے غلام نہیں ہو" سوامی صاحب کا قول متضاد ہے۔ اپنے درس کے ابتدائی حصہ میں آپنے بیان فرمایا ہے کہ گناہ کی سزا بھگتنے کے واسطے تناسخ ہوتا ہے اور یہاں فرماتے ہیں کہ انسان گنہگار نہیں اپنے اہل مذہب کے برخلاف بھی کہتے ہیں اگر انسان پاک اور کامل ہے تو فرضی تیرتھوں گنگا وغیرہ نہانے سے کیا حاصل۔ اپنے تئیں بے گناہ اور پاک بتلانا صرف مغروری اور نادانی ہے۔ سب سے نیک اور پاک آدمی سب سے پہلے گنہگار ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ بعض برہمن ہر روز یہہ اقرار کرتے ہیں۔ پاپو ھم پاپ کرما ھم پاپ آتما پاپ اسمبھوہ یعنے میں گناہ ہوں۔ میں گناہ کرتا ہوں۔ میری روح گنہگار ہے۔ میں پاپ میں پیدا ہوا ہوں۔ ایک ہندو عالم کا قول ہے۔ اس حیلہ باز دل کا خاتمہ [illegible] سے زیادہ خوفناک ہے۔ پہاڑوں سے زیادہ دشوار گذار ہے۔ سنگ خارا سے زیادہ سخت ہے۔ سمندر کو جلد خالی کرنا زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ اس دیو کو مطیع کریں ۔

تناسخ

سوامی صاحب کہتے ہیں "اگر روح پیدا ہوتی تو اس کے لئے مرنا ضرور تھا پس وہ پیدا نہیں ہوئی کیونکہ بعض خوش پیدا ہوتے ہیں اور پورے تندرست اور خوبصورت اور روحانی طاقتیں رکھتے ہیں اور ان کی ضروریات کا پہلے ہی سے سامان موجود ہوتا ہے۔ بعض غربت اور افلاس میں پیدا ہوتے ہیں بعض لنجے اور لنگڑے اور احمق اور مصیبت میں زندگی بسر کرتے ہیں اگر وہ پیدا کیا جاتا تو منصف اور رحیم خدا کیوں ایک کو خوش اور کیوں دوسرے کو ناخوش پیدا کرتا ہے؟ وہ ایسا طرفدار کیوں ہے؟" یہہ ماننا کچھہ درست نہیں کہ جو اس زندگی میں غریب ہیں آیندہ زندگی میں کامل ہوں گے منصف اور رحیم خدا کی حکومت میں ایسی دنیا پر کیوں کوئی آدمی مصیبت زدہ ہو؟ پیدا ہونے سے پہلے ضرور کچھ ایسے اسباب موجود تھے کہ جن کے اثر سے انسان خوش یا ناخوش پیدا ہوا اور یہہ اس کے پچھلے اعمال ہیں" مہربانی فرماکر مفصلہ ذیل جوابوں پر غور فرمائیے۔ (۱) بہت سے غریب آدمی دولتمندوں سے زیادہ خوش ہیں۔ ایک مشہور ضرب المثل ہے۔ سختی کا پھل سلطنت اور سلطنت کا پھل دوزخ ہے۔ دولتمند لوگ سیکڑوں برائیوں میں پھنس جاتے ہیں جن سے غریب لوگ بچے رہتے ہیں۔ تمام تکلیفیں جو ہمکو دنیا میں پہنچتی ہیں ان میں کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ ظاہر میں ہمکو تکلیف معلوم ہوتی ہے مگر باطن میں آرام۔ ابتدا میں ایذائیں اور انجام میں راحت۔ تکلیفیں اور مصیبتیں ہمکو خدا کی جانب رجوع کرتی ہیں ہمارے دل میں عجز و انکسار پیدا کرتی ہیں۔ ہماری اصلاح کرتی ہیں اگر ہم کاہل ہوتے ہیں تو ہم کو چست و چالاک بنا دیتی ہیں کم ہمت طلب کو جفاکش۔ بد پرہیز کو محتاط۔ جلد باز کو دھیما۔ آوارہ گرد کو نیک کردار علاوہ اس کے تکلیف و راحت کا تصفیہ کرنا بھی مشکل

ہے کیونکہ تکلیف اور راحت کا خیال نسبتی ہے جس کو ایک شخص راحت سمجھتا ہے اُسی کو دوسرا تکلیف مانتا ہے اور بالعکس۔

(٢) اس دُنیا میں رہکر ہمکو عقبیٰ کی تیاری کرنی چاہئے۔ بچوں کو اُستاد کے زیر تنبیہ اس واسطے رکھتے ہیں کہ وہ عمدہ طرح سے زندگی بسر کرنیکے قابل ہو سکیں۔ طبیب اپنے مریض کو کڑوی دوائیں پلاتا ہے وہ اس کے زخم کو چھیڑتا ہے اور کسی عضو کو کاٹ بھی ڈالتا ہے۔ نیز دل مصائب انسان کو نرم دل اور خدا ترس بنانے کو سریع الاثر ہیں۔ دینی راستہ میں تکلیف اُٹھانا اپنی خواہشوں کو روکنا چاہئے بظاہر تکلیف معلوم ہوتے ہوں مگر باطن راحت اور تسکین پیدا کرتے ہیں۔

(٣) جب انسان اپنے اعمال سے نجات خرید کرتا ہے تو پھر خدا کی کوئی ضرورت نہیں رہتی اور خدا کے تمام اوصاف رحم بخشش وغیرہ بیکار ہو جاتے ہیں اور اس قسم کی تعلیم انسان کو دہریہ بنا دیتی ہے۔

(٤) ابتدائے آفرینش میں علاوہ انسان کے دیگر جانور اور پرند اور ہر قسم کی نباتات کو کس قصور کے سبب سے یہہ جسم ملے +

(٥) جب ایک روح بباعث گناہ سابق جنم گدھے بیل بکری کے قالب میں ڈالی گئی تو اب ان جانوروں سے کونسے نیک اعمال ہونگے اُمید ہے جس کی وجہہ سے وہ روح پھر رتبہ انسانیت حاصل کرے۔ گدھے سے وہی فعل سرزد ہونگے جو گدھے سے ہوتے ہیں۔

(٦) گدھا بیل بکری اپنی فطرت کے موافق کام کرتے ہیں جس فطرت پر کہ وہ بنائے گئے ہیں پس ان کے اعمال سزا و جزا کے قابل نہیں ہونے چاہئیں اور اگر ایسا ہو تو تناسخ کا مطلب خبط ہو جاتا ہے۔

(٧) ایک قطرہ پانی میں ہزار ہا کیڑے موجود ہیں پس ظاہر ہے کہ از روے قانون تناسخ کروڑوں آدمیوں کی روح نے اس میں حلول کیا ہے ایک گز مربع جگہہ میں جتنا پانی کھڑا ہے اس میں جتنے کیڑے ہونگے ان سے زیادہ تعداد انسان کی نہیں ہو سکتی پس آفرینش کے وقت پانی تھا یا نہیں؟ اور ان میں کیڑے تھے یا نہیں؟ اور چونکہ پانی سے ہوا بنتی ہے پس ہوا بھی تھی یا نہیں؟

اور اگر ایسا ہوا ہو تو انسان کیونکر زندہ رہے۔

(٨) کرم موجودات کی آفرینش کا بیان نہیں کرتا۔ پیشتر اس کے کہ انعام یا سزا ہو ضرور ہے کہ انسان موجود ہوں اور کرم کئے ہوں۔ جس طرح مرغی اپنے انڈے سے نہیں پیدا ہو سکتی اور گائے اپنے بچھڑے سے اسی طرح کرم سے انسان نہیں پیدا ہو سکتے۔ اگر بالفرض محال کرم سبب ہیں دُنیا کے وجود کا تو روح انسانی کرم سے پیدا ہوئی اور اس طرح سوامی صاحب کا کہنا خلاف ثابت ہوا اور اگر کرم سے نہیں جیسا کہ ہم نے اوپر ثابت کیا ہے تو یہہ بالکل صحیح ہے کہ ہندوؤں کے پاس دُنیا کے وجود میں آنے کا کوئی بیان نہیں اور کرم کا عقیدہ محض غلط ہے +

(٩) سوامی صاحب کی لایعنی گفتگو پر انڈین نیشن اس طرح ریمارک کرتا ہے کہ اگر اسی سلسلہ میں وہ ہمیں بتلاتا کہ وہ تہذیب اخلاق اور آداب فرمہ داری پر بھی یقین رکھتا ہے تو ہم خوش ہوتے اور اگر وہ یقین رکھتا ہے تو ان کی بابت کیا کہتا ہے۔ خواہ روحیں پیدا ہوئیں یا نہیں سوامی صاحب کی بحث مدلل نہیں ہے جس مشکل کو یہہ رفع کرتی ہے وہ بڑی مشکل کا حصہ ہے یعنے اس کا کہ اگر یہہ دنیا ایک رحیم اور پاک حاکم کے ماتحت ہے تو بدی کیونکر موجود ہوئی۔ کرم پھل اس مشکل کو حل نہیں کرتا۔ اگر انسان کی موجودہ خوش یا ناخوش زندگی اس دنیا میں فقط پہلی زندگی کے افعال کا ضروری نتیجہ ہے اور فعل مختاری پر منحصر نہیں ہے تو دوسرے جنم میں اس پر خوشی یا مصیبت ہو سکتی ہے ممکن ہے کہ سزا و جزا کا بدلہ ہو لیکن جب بدلہ ختم ہو چکے تو زور جاتا رہتا ہے اور آگے کو بدلہ کی ضرورت نہیں رہتی تو پھر آئیندہ کیا ہوگا۔ چوری سے قید ہوتی ہے لیکن جب میعاد ختم ہو چکی تو جب تک چور کو موقع نہ ملے کہ نیا جرم کرے اُسے کوئی سزا نہیں ہو سکتی +

جلال پانا۔ خدا کا حق ہے

حمد یارب ہے تجھکو سزاوار + دونوں عالم کا تو ہی ہے مختار

انسان خدا کا جلال بخوبی کر ہی نہیں سکتا اور اگر کچھ کر بھی سکتا ہے تو کرتا نہیں۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں +

اوّل۔ یہہ کہ وہ خدا کی اس وسیع خلقت سے واقف نہیں اور نہ ہو سکتا ہے جتنا کہ عالموں نے دریافت کیا ہے وہ اس قدر بڑی خلقت کا شمہ بھی نہیں +

دوئم۔ یہہ کہ جو کچھ وہ جانتا ہے اُس کو اچھی طرح سے سمجھا نہیں۔ اور جس قدر انسان خدا کی کاریگری کو سمجھیگا اُسی قدر وہ کاریگر کی تعریف کریگا۔ اس میں بھی عالموں کا علم ناکمل ہے +

سوئم۔ یہہ کہ جو کچھ وہ سمجھتا بھی ہے اُس کی تعریف نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اُس کی زبان اور عقل اُس کی حمد میں قاصر ہیں +

یہہ تین وجوہات اس امر میں انسان کی لاچاری پر دلالت کرتی ہیں اور ان کو ظاہر کرتی ہیں۔ کیونکہ جب کہ مقرب فرشتگان۔ کروبیم و سرافیم اُس کے حضور اپنے پروں سے اپنے مونہوں اور پاؤں کو ڈھانپتے اور ایک دوسرے کو پکار کے کہتے قدوس قدوس قدوس رب الافواج ہے۔ ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے۔ یسعیاہ ٦: ٢-٣" اور تب بھی اُس کی تعریف بخوبی نہیں کر سکتے۔ انسان تو پھر بھی خاکی ہے +

چہارم۔ یہہ کہ بعضے لوگ اور کچھ یہی بھی دنیاوی معاملات میں اس قدر مشغول ہیں کہ اس بھاری فرض کو بالکل یا بہت سا بھول جاتے ہیں +

١۔ بعضوں کو علم نے ایسا اندھا کر دیا کہ وے خدا کو دیکھ نہیں سکتے تعریف کریں تو کس کی کریں اُن کے لئے نیچر ہی سب کچھ ہے +

٢۔ بعضے۔ لوگوں کی تعریف میں ایسے مشغول ہیں کہ وے خدا کے حق کو انسان پر عاید کرتے ہیں۔ اور

٣۔ بعضوں کو خودی نے اندھا کر دیا۔ اُن کو اپنا ہی خیال ہے کہ کس طرح اُن کی بہبودی ہو۔ کس طرح اُن کی تعریف اور کس طرح اُن کا مطلب نکلے۔ خدا کا جلال پیچھے اپنا جلال پہلے۔ اور یوں خدا کے حق کو چھین لیتے ہیں +





یہہ وجہہ اس امر میں انسان کی لاچاری پر نہیں بلکہ اُس کے قصور پر دلالت کرتی ہی:-

غور کیجئے کہ انسان کے پیدا کرنے میں بھی خدا کی عجیب قدرت معلوم ہوتی ہی کہ وہ اُس کو سارے حواس کہ جن کے ذریعہ سے وہ اس دنیا کی چیزوں کی خاصیت کو پہچانتا ہی پہلے عطا کرتا ہی اور وہ سمجھ جس سے کہ وہ خدا کی تعریف کر سکتا ہی بعد کو اگر فرض کیجئے کہ یہہ سمجھ اُس کو پہلے عطا کیجاتی اور رفتہ رفتہ اُس کو حواس اس طرح سے ملتے کہ وہ خدا کی ہر ایک کاریگری کو جو انسان کی سمجھ کے علاقہ میں ہی ایک بعد دوسرے کے دیکھہ اور سمجھہ سکتا تو غالباً وہ خدا کی زیادہ تعریف کرتا لیکن یہہ تو خدا کی قدرت ہی اور اس میں ہمارا دخل دینا اور ترجیح کرنا غیر مناسب ہی۔ خواہ سمجھہ اول ملے یا حواس یا دونوں ساتھہ ہی ساتھہ۔ بہر حال قصور انسان ہی کا ہی لیکن کیا انسان کے پیدا کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ کیا فرشتگان کافی نہ تھے کہ زمین اور آسمان اور خدا کی اُس ساری خلقت کی جو اُس نے انسان کے پیدا کرنے کے قبل بنائی۔ تعریف کرتے۔ یہہ بھی اُس ہی کا بھید ہی +

لیکن دریافت کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ انسان حمد کے لئے پیدا کیا گیا۔ لیکن ذرا غور تو کیجئے کہ آیا خدا کی حمد ہوتی ہی یا نہیں۔ اگر مذہبوں کا لحاظ کیا جاوے تو اگر کسی مذہب میں خدا کی بڑائی ہو وہ سچا مذہب ہی اور اگر کسی مذہب سے خدا کی حمد کی ترقی کی صورت ہی وہ سچا مذہب ہی اور اگر کوئی کتاب آپ ڈھونڈیں کہ جس میں خدا کے جلال کے بارے میں زور دیا گیا ہی وہ بیبل۔ خدا کا پاک کلام ہی۔ جگہہ جگہہ پاک کلام میں اس کے واسطے ہدایتیں کی گئیں ہیں جن کا دیکھنا تو محال ہی لیکن چند حوالے اس بات کو ثابت کرینگے۔ چنانچہ داؤد لکھتا ہی کہ "خداوند ہی کو جانو ای لوگوں کے گھرانو خداوند ہی کی حشمت و قوت سمجھو۔ خداوند کے نام کی بزرگی کرو۔ ۱۔ تواریخ ۱۶: ۲۸ و ۲۹۔ کیونکہ وہ اس لایق ہی اور اُس نے بڑے بڑے کام کئے ہیں "ای تم جو خداوند سے ڈرتے ہو اُس کی ستایش کرو ای یعقوب کی ساری نسل تم اُس کی بزرگی کرو ای اسرائیل کی ساری اولاد اُس کا ڈر مانو۔ زبور ۲۲: ۲۳" کیونکہ وہ بزرگ اور قادر ہی پھر ایک موقع پر خداوند کہتا ہی کہ "مصیبت کے دن مجھہ سے فریاد کر میں تجھے مخلصی دونگا اور تو میرا جلال ظاہر کریگا۔ زبور ۵۰: ۱۵" کیونکہ خداوند اپنے زور آور بازو سے اپنے لوگوں کی مخلصی کرتا ہی اور اُن کی تکلیفات میں اُن کو رہائی دیتا ہی +

پھر اگر نئے عہد نامہ میں دیکھئے تو اُس میں بھی برابر اس کا ذکر ہی چنانچہ پولوس رسول رومی کلیسیا کو لکھتا ہی کہ "تم ایک دل اور ایک زبان ہو کے خدا کی جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ ہی بڑائی کرو۔ رومیوں ۱۵: ۶" پھر وہ قرنتیوں کو لکھتا ہی کہ "تم مول سے خریدے گئے ہو پس تم اپنے تن سے اور اپنی روح سے جو خدا کے ہیں خدا کی بزرگی کرو۔ قرنتیوں ۶: ۲۰" پھر وہ آگے بڑھ کے کہتا ہی کہ "پس تم کھانے یا پینے یا جو کچھ کرتے ہو سب خدا کے جلال کے لئے کرو۔ قرنتیوں ۱۰: ۳۱" یہہ آیت نہایت ہی غور طلب ہی اور اگر ہم ساری آیات کو چھوڑ کے اِس ہی پر غور کریں اور اس ہی پر عمل کریں تو ہمارے لئے بس کافی ہی۔ پھر دیکھئے کہ پطرس اپنے خط عام میں کیا لکھتا ہی کہ "تم اپنا چال چلن غیر قوموں کے بیچ نیکی کے ساتھہ رکھو تاکہ وے جو تمہیں بدکار جانکے تمہاری بدگوئی کرتے ہیں تمہارے نیک کاموں پر نظر کرکے اُس دن جب اُن پر نگاہ ہو خدا کا جلال ظاہر کریں۔ ۱ پطرس ۲: ۱۲" پھر خدا کی پاکیزگی اور عدالت کے تمثال حال مکاشفات میں وے فرشتگان جو ۷ آفتوں کو لئے تھے اور وے خدا کے بندے جو اُس درندہ جانور اور اُس کی مورت اور اُس کے نشان اور اُس کے نام پر غالب آئے تھے کہتے ہیں کہ ای خداوند کون تجھہ سے نہ ڈریگا اور تیرے نام کا جلال ظاہر نہ کریگا۔ کیونکہ تو ہی صرف قدوس ہی کہ ساری قومیں آوینگی اور تیرے آگے سجدہ کرینگی کہ تیری عدالتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ مکاشفات ۱۵: ۴" وغیرہ ان آیات سے صاف ظاہر ہی کہ انسان کا فرض ہی کہ خدا کا جلال ظاہر کرے اور یوں خدا کی مرضی کو پورا کرے لیکن کیا وجہہ ہی کہ خدا کا جلال جیسا چاہئے ظاہر نہیں ہوتا اس امر میں ہم غیر قوموں پر تہمت لگا نہیں سکتے کیونکہ رکاوٹ تو ہم میں پائی جاتی ہی کیونکہ مسیح نے تو فرمایا ہی کہ تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے ایسی چمکے کہ وے تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہی ستایش کریں۔ متی ۵: ۱۶" اور یہی ذریعہ ہی کہ وے بچ بھی جاویں۔ ہم مسیحیوں کو اس ہی طرح دنیا کو روشن کرنا ہی۔ مسیح تو کہتا ہی کہ "تم دنیا کے نمک ہو" اور نمک کا کام محفوظ رکھنے کا ہی۔ جس چیز میں نمک ڈالا جاتا ہی وہ چیز سڑنے سے محفوظ رہتی ہی۔ یہہ ایک بڑا درجہ اور ساتھہ ہی ساتھہ ایک بڑا ذمہ ہم مسیحیوں کا ہی اور ہمیں اس دنیا کو محفوظ رکھنا ہی " لیکن اگر نمک ہی کا مزہ بگڑ جاوے تو وہ کس چیز سے مزہ دار کیا جاوے وہ پھر کسی کام کا نہیں سوا اس کے کہ باہر پھینکا جاوے اور آدمیوں کے پاؤں تلے روندا جاوے۔ متی ۵: ۱۳" اور یہی حال بہتیرے مسیحیوں کا ہی کہ بجائے دنیا کو محفوظ رکھنے کے وے خود لوگوں سے روندے جاتے ہیں اور مسیحی مذہب کے لئے بدنامی کا باعث ہوتے ہیں پھر کس طرح لوگ اُن کے کاموں کو دیکھکے خدا کا جلال کرینگے۔ اس بات کا بہت ہی لحاظ رکھنا چاہئے۔ کیونکہ بیشتر اس کے کہ ہم سے خدا کا جلال ظاہر ہو ہمیں زمین کا نمک بننا ضرور ہی۔ ایک اور بھاری روک ہی جو خدا کے جلال کے پھیلنے میں مانع ہوتی ہی کہ چند مسیحی جب وے خدا کے فضل سے اونچے درجوں پر پہنچ جاتے ہیں تو اُن بھائیوں سے جو ذرا نیچے درجہ پر ہیں بالکل یا بہت کچھ کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں غریبوں کی امداد نہیں کرتے۔ اُن کے شریک نہیں ہوتے۔ اُن سے تسلی کی بات نہیں کرتے۔ وغیرہ۔ یہہ بڑے ٹھوکر کھلانے کا باعث ہی پہلی کلیسیا کے بارہ میں اعمال میں پڑھتے کہ کس طرح وے آپس میں شرکت رکھتے تھے۔ اپنے مال کو اپنا نہیں سمجھتے تھے۔ اور مسیح کا حکم بھی ہی کہ "تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو" پھر کیوں ہم ایک دوسرے کو اپنے سے چھوٹا اور حقیر جانیں۔ کیا خدا کی نظر میں سب یکساں نہیں ہیں کیا غریبوں کو خدا نے پیدا نہیں کیا + ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ خدمت کرنا۔ نرمی سے بولنا۔ دو چار تسلی کی باتیں کہہ دینا۔ خوش مزاجی سے پیش آنا وغیرہ۔ یہہ بڑے کام ہیں لیکن کچھ بھی مشکل نہیں ان میں کچھ بڑا خرچ نہیں ہوتا اور علاوہ اس کے اپنے آپ کو ایک بڑی تسلی ملتی ہی۔ اور یہہ ایک بڑے نفع کی بات

ہو نہ صرف اِس دُنیا میں بلکہ آنے والی دُنیا میں بھی - اِس سے خدا کا جلال بخوبی ظاہر ہوگا + پھر ایک اور روک جس کے بارے میں اوپر اشارہ ہو چکا ہے - یعنی لوگوں کی تعریف - بعضے ہیں جو کہ لوگوں کی تعریف میں خدا کی تعریف مطلقاً بھول جاتے ہیں - کوئی شخص خدا کے فضل سے لایق ہو گیا یا کسی عہدہ کو پہنچ گیا بس اُس کی تعریفیں ہو رہی ہیں - خدا کا جلال ظاہر نہیں کرتے - حالانکہ وہ خدا ہی کے فضل سے ایسا ہو گیا ہے - اور یوں اپنی طاقت اور لیاقت کا بیہودہ استعمال کرتے ہیں - اس کا کوئی بڑا لحاظ نہیں کرتا - لیکن یہہ شکایت بالکل درست ہے - ہم کو چاہئے کہ لوگوں کی خوبیوں کو دیکھکر خدا کا جلال کریں +

پھر بعضے مسیحی جب عبادتخانہ میں جاتے ہیں تو سنجیدگی کو اختیار نہیں کرتے اُن کی عبادت بطور رسم یا لوگوں کو دکھلانے کے لئے ہوتی ہے - کیا اس طرح خدا کا جلال ہو سکتا ہے - ہرگز نہیں - چاہئے کہ جب ہم عبادت خانہ میں جاویں طیار ہو کے جاویں اور سارے دنیاوی خیالوں کو الگ کریں - فضول باتیں وہاں نہ کریں لیکن سچے دل سے خدا کی بندگی کریں اور اُس کا جلال ظاہر کریں +

ایک اور ضروری بات ہے جس کو چند مسیحی دعا مانگنے کے وقت بھول جاتے ہیں - اُن کی دعاؤں کا مقصد اکثر خدا کا جلال نہیں ہوتا - یہہ ایک غور طلب بات ہے - اگر آپ خداوند یسوع مسیح کی دعاؤں پر غور کریں اور اُن کا مطالع کریں تو آپکو اُس کی دعاؤں کا مقصد بجز خدا کے جلال کے اور کچھ نظر نہ آویگا - اور ہماری دعاؤں کا مقصد بھی وہی ہونا چاہئے - دعا تو ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس کی وجہ سے ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں اور دعا بہت ضروری ہے - کیونکہ جس طرح اس بدن کے لئے ہوا اور پانی نہایت ضروری ہیں اور خاصکر ہوا اُس ہی طرح اس روح کے لئے دُعا اور پاک کلام نہایت ضروری ہیں اور خاصکر دعا - دعا خدا میں سانس لینا ہے - بغیر دعا مسیحی جی نہیں سکتا اس لئے ہمکو لحاظ رکھنا چاہئے کہ ہم کس طرح دعا مانگتے ہیں اور ہماری دعاؤں کا کیا مقصد ہے - پروردگار کا ہزار ہزار شکر ہو کہ اُس نے ہمارے واسطے پاک کلام میں ایسے ایسے وعدے رکھ چھوڑے ہیں جنہیں ہم بذریعہ دعا حاصل کر سکتے ہیں - مناسب ہے کہ جو کچھ ہم مانگیں سب خدا کے جلال کے لئے مانگیں - ایک اور بات اس ہی کے شامل حال لحاظ کے قابل ہے یہہ کہ خداوند جو دلوں اور گردوں کا جاننے والا ہے جانتا ہے کہ ہماری دعاؤں کا کیا مقصد ہے - اگر ہماری دعاؤں کا مقصد خدا کا جلال ہے تو بیشک وہ اپنے وعدوں کے مطابق ہمکو جو کچھ ہم مانگیں عطا فرما دے گا - اکثر مسیحی تعجب کرتے ہیں کہ دعائیں کیوں نہیں قبول ہوتیں - اس ہی وجہہ سے کہ اکثر اُن کا مقصد خدا کا جلال نہیں ہے لیکن اپنی غرض - پس ہماری دعاؤں کا قبول ہونا بہت کچھ اس پر موقوف ہے کہ ہماری دعاؤں کا مقصد خدا کا جلال ہو -

اور بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کے ذریعہ سے خدا کا جلال ہو سکتا ہے جن کو مسیحی دعا - تجربہ - نور قلب - اور خدا کی ہدایت کی امداد سے جان سکتا ہے +

ای - ایم
کنیڈی ہال - لاہور کہ

کیا قرآن میں کتب مقدسہ بائبل کی تحریف کا دعویٰ ہے؟

اکثر جاہل محمدی مسیحیوں کے روبرو بے سوچے سمجھے کتب مقدسہ بائبل کی تحریف کا دعویٰ کیا کرتے ہیں اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ کتب مقدسہ بائبل کا تحریف ہونا عقلاً و نقلاً باطل ہے تو ہٹ دھرمی کر کے کوئی نہ کوئی آیت قرآنی بے سمجھی سے پیش کر دیا کرتے ہیں - لہذا ہم نے مناسب جانا کہ ایسی سب آیات کو قرآن سے اخذ کر کے ایسے لوگوں کی آگاہی کے لئے معہ اُن کے معتبر مفسروں و محدثوں و راویوں کے بیان سے پیش کر کے ظاہر کریں کہ قرآن کتب مقدسہ بائبل کی تحریف کا دعویٰ نہیں کرتا - اور جو لوگ قرآن کو اس باب میں مدعی سمجھتے ہیں یہہ محض اُن کی نادانی و جہالت ہے - وھو ھذا :-

ا - سورہ انعام ۱۱ - رکوع ۹۳ = وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِہٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّ ھُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَہٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَھَا وَتُخْفُوْنَ کَثِیْرًا وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُکُمْ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ -

ترجمہ - اور اُنہوں نے نہ جانچا اللہ کو پورا جب کہنے لگے اللہ نے اُتارا نہیں کسی انسان پر کچھ پوچھ تو کس نے اُتاری وہ کتاب جو موسیٰ لایا روشنی اور ہدایت لوگوں کے واسطے جس کو تم نے ورق ورق کر دکھایا اور بہت چھپا رکھا اور تم کو اُس میں سکھایا جو نہ جانتے تھے تم اور نہ تمہارے باپ دادے - کہہ اللہ نے اُتاری اور پھر چھوڑ دے اُن کو اپنی بک بک میں کھیلا

جلال الدین اس آیت کی شرح میں لکھتا ہے -

ماقدروا ای الیھود - اُنہوں نے نہ قدر کی یعنے یہود نے - اذ قالوا للنبی وقد خاصموہ فی القرآن - جب کہتے ہیں نبی کو جس وقت قرآن میں اُس کے ساتھ تکرار کرتے تھے تجعلونہ قراطیس ای تکتبونہ فی دفاتر مقطعۃ - تم اُسے کاغذ کے تختوں پر بناتے ہو یعنے جدے جدے ٹکڑوں پر لکھتے - (اور مراد اُن ٹکڑوں سے وہ چمڑے خواہ کاغذ کے علیحدہ علیحدہ بند ہیں کہ جن پر قدیم سے یہودیوں کے درمیان کتاب مقدس کے جدا جدا نوشتوں کی جدا جدا نقل کرنے کا دستور تھا -) تبدونہا ای ماتحبون ابداۂ منہ - دکھلاتے یعنے وہ کہ جو تم اُس میں سے دکھلانا چاہتے ہو - وتخفون کثیرا مما فیہا کنعت محمد - اور بہت چھپاتے ہو یعنے اُسے کہ جو اُس کے درمیان ہے مثلاً تعریف محمد صاحب -

تفسیر حسینی میں ہے -

آوردہ اند کہ مالک بن الضیف کہ حاخام احبار یہود بود



بخدمت سید عالم آمد آنحضرت باوے گفت سوگند میدہم ترا بدان خدائے کہ توریت را بر موسیٰ نازل گردانید کہ تو در توریت دیدہ کہ خدائے تعالیٰ دانشمند فربہ را دشمن میدارد گفت آرے ایں خبر در توریت ہست - حضرت فرمود کہ آن حبر تن پرور خود پرست توئی او در غضب شد و گفت خدائے ہیچ کتاب بر ہیچکس نازل نہ ساختہ است آیت آمد کہ ایں ما خدائے را چنانچہ ے باید وصف نہ کردند - الخ

تفسیر جلالین سے ظاہر ہے کہ یہودی اپنی مقدس کتابوں کے جدے جدے حصے کر کے نقل کرتے تھے اور اس صورت میں محمد صاحب کے ساتھ مباحثہ کے وقت انہیں اختیار تھا کہ جن حصوں کو اپنے مفید مطلب سمجھیں انہیں پیش کریں اور باقیوں کو پوشیدہ رکھیں - پس اگرچہ اس کا کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے کہ اکثر اوقات یہودان مدینہ ایسا کرتے تھے - کیونکہ جب آیت رجم کی بابت مباحثہ ہوا تو آیت رجم توریت میں پائی گئی - دیکھو مظاہر حق جلد ۳ صفحہ ۲۸۰ - اور توریت صرف یہودیوں ہی کے پاس نہ تھی بلکہ یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس بھی تھی - اور ان دونوں فریق کے لوگ جو آپس میں مخالف تھے توریت کو پڑھا کرتے تھے - مظاہر حق جلد ا صفحہ ۱۱۰ اور پھر نہ صرف یہودی و عیسائی توریت کو پڑھتے و رکھتے تھے بلکہ محمدی بھی توریت کو پڑھتے تھے - مظاہر حق جلد ا صفحہ ۱۷۸ - او عمر خلیفہ کے پاس بھی توریت تھی اور وہ اُس کو پڑھتا تھا - مظاہر حق جلد ا صفحہ ۹۴ - لہذا اگر کوئی شخص یہود مدینہ میں سے کسی حصہ کتاب اللہ کو اپنے پاس چھپا بھی رکھتا تو یہہ لوگ جو خاص مدینہ ہی میں توریت کے پڑھنے والے تھے کب اُسے چھپانے دیتے تھے - بالفرض اگر مانا بھی جائے کہ چند یہود مدینہ یا مالک بن الضیف سکنہ مدینہ نے بسبب دشمنی و محمد صاحب کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے کوئی حصہ توریت کا پیش نہ کیا ہو - تو یہہ الزام سب یہودیوں پر وارد نہیں ہو سکتا - اور ایسے دعویٰ کو تحریف سے واسطہ ہی کیا ہے - بلکہ برعکس اس کے ظاہر ہے کہ توریت اللہ نے نازل کی ہے اور تورہے اور یہودیوں کے پاس موجود تو ہے لیکن وہ اس کے سارے حصے مباحثہ کے وقت پیش نہیں کرتے - اور پھر اس سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر حسود ان محمد صاحب اپنے گھر کی کتب مقدسہ میں تحریف کر سکتے تو اُن کو بعض حصے کتب سماوی کے پوشیدہ ہی نہ کرنے پڑتے بلکہ محرف کو لا آگے دہرتے - پس اس سے ظاہر ہے کہ قرآن میں کتب سماوی کی تحریف کا دعویٰ نادار دہے + باقی آیندہ

واقعات اور رپورٹ

شملہ

چند روز ہوئے کہ ایک شخص بنام اعتباری روزگار کے لئے یہاں پر آیا - اور کہا کہ میں چرچ مشن میرٹھ کا عیسائی ہوں اس پر ہم کو اعتبار نہوا - اور ہم نے اُسی وقت ایک خط بنام جناب پادری جان - بی - کالنز صاحب بہادر مشن میرٹھ کے نام روانہ کیا - وہاں سے جواب آیا کہ یہاں پر اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے اور وہ اعتباری مذکور اُسی دن سے یہاں سے غایب ہے براہ مہربانی اگر وہ شخص کسی اور مشن میں جاوے تو اُس کا حال اچھی طرح دریافت کر لینا - کیونکہ بہت شخص ایسے ہیں کہ جو آپکو عیسائی بتلاتے ہیں اور دراصل عیسائی نہیں ہوتے اور دھوکہ دیتے پھرتے ہیں +

یہاں پر بارش چار پانچ روز بہت اچھی طرح ہوئی اور اگر چند روز اور نہوتی تو اُمید تھی کہ بسبب نہ ملنے پانی کے اُوترائی شروع ہو جاتی - مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اپنے بندوں پر رحم کر کر بارش رحمت نازل کی - جس نے خشک زمین کو تر کر دیا - آیندہ بھی ایسی ہی بارش ہو + نامہ نگار

اجمیر

اس سال اجمیر مشن ہائی سکول کی مڈل کلاس میں چھ لڑکوں میں سے چار نے فتحمندی حاصل کی اور سکینڈ کلاس میں ۵ میں سے ۴ نے اور انٹرنس کلاس میں چھ میں سے تین نے کامیابی حاصل کی - اُمید قوی ہے کہ سال آیندہ میں بھی ایسا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ رزلٹ اچھا ہوگا - مسٹر سرکار ہیڈ ماسٹر - مسٹر آئرکس سکینڈ ماسٹر اور منشی عاشق علی تھرڈ ماسٹر کی محنت کا پھل اچھا ہوا اور اُمید ہے کہ اچھا رہے گا +

نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ شہر بھوانی میں ابتک بارش ظہور میں نہ آئی سوائے دُھول کے حالانکہ بارش شہر بھوانی کے اردگرد کثرت سے ہو رہی ہے + نامہ نگار

بارش اُتارنے کا سہل نسخہ

تھوڑے دن ہوئے کہ بنگال میں پانی کی قلت کے باعث سخت تکلیف ہو رہی تھی - اس پر مسافر آریہ میسنجر لکھتا ہے کہ "پانی کی قلت سے بچنے کا ایک یہی ذریعہ ہے کہ ھون کیا جاوے" آگے چلکر وہ لکھتے ہیں - کہ دُنیا بھر میں "کسی کو بارش کے اُتارنے کا بھید ایسی اچھی طرح معلوم نہ تھا جیسا کہ گذشتہ زمانہ کے آریہ لوگوں کو جب وہ چاہتے بارش اُتار لیتے - لیکن افسوس کہ اُنکی اولاد ان کے قدموں پر چلنے سے عاری ہے - اور وہ ھون کی تاثیر پر کافی اعتقاد نہیں رکھتی"

بس اب تو عقدہ حل ہو گیا اور بارش اُتارنے کا راز کھل گیا ہماری گورنمنٹ کیوں آریہ میسنجر کے اڈیٹر صاحب اور آریہ سماج کے لیڈروں کے سپرد بارش اُتارنے کا کام نہیں کر دیتی؟ اس سے ملک کو بھی فائدہ ہوگا - کیونکہ جہاں اور جس جگہ بارش کی ضرورت ہوئی وہاں ہی یہہ لوگ ھون کر کے پانی اُتار دیا کرینگے - اور سرکار کو بھی فائدہ ہوگا کہ وہ زمین پر محصول بڑھا سکیگی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

۷- جولائی کو بمبئی میں مالکان کارخانجات کپڑا کا سالانہ جلسہ ہوا +

پریسیڈنٹ نے ظاہر کیا کہ کاٹن ڈیوٹیز سے ہندی تجارت کو کچھ ایسا نقصان نہیں ہوا + اس سے مانچسٹر کو بھی فائدہ نہ ہوگا بمبئی کی ملیں برابر ترقی کر رہی ہیں +

ہندوستانی ساخت پر محصول لگانے سے بلا شبہہ سرکار کا فائدہ ہے اور رعایا کا نقصان +

مرزاپور میں دیسی صاحب دس لاکھ کے سرمایہ سے کپڑے کی کل جاری کریں گے +

آخرکار مہم سواکم کے خرچ کا سوال ہمیشہ کے لئے ہاؤس آف کامنز نے طے کر دیا۔ ہند کو تنخواہ دینی پڑیگی +

۵- جولائی کو متابلی میں کرنل پلومر کو مفسدوں سے سخت مقابلہ ہوا +

۸- جولائی لنڈن سے خبر آئی کہ گھنٹہ تک جگر لڑائی ہوئی متابلی ایک سو مارے گئے +

دشمن پسپا کئے گئے۔ ہمارے ۵ سپاہی قتل یا زخمی ہوئے +

قریب ۳ ہزار مویشی اور بھیڑیں بھی انگریزی فوج کے ہاتھ آئیں +

خوفناک خبر ہے کہ یورپ میں بھی ہیضہ آپہنچا ہے مقام ڈانسزخ (جرمنی) میں پھوٹا ہے +

۸- جولائی۔ لنڈن سے خبر آئی ملکہ الیزبتھ نے لی ہنگ چنگ کو ایک بھاری تمغہ نذر کیا +

۷- جولائی لنڈن سے خبر آئی کہ ریاستہائے بلقان نے ایک مشترکہ عہد کیا ہے +

ان میں سرویا بلگیریا مانٹی نگرو شامل ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں گے +

یہہ تینوں ریاستیں بھی سلطنت ترک میں شامل تھیں اب خودمختار ہیں

شولاپور میں سخت حادثہ ہوا ایک مسلمان نے اپنی جورو سالی ساس کو یکدم قتل کر دیا +

مہم چترال کے متعلق تمغہ دینا پارلیمنٹ میں منظور ہوگیا ہے۔ صاحب وزیر ہند نے کہا +

متابلی میں کرنل پلومر کے حملہ کی مزید خبریں آئی ہیں دشمن نے بڑی مضبوطی ظاہر کی تھی + پہلے پہلے دشمن غالب آگیا تھا اور برٹش فوج کو ہٹنا پڑا تھا آخر فتحیاب ہوئے +

دشمن نے سخت منہہ کی کھائی اور کرنل پلومر فاتح بولوایو کو واپس آگئے یہہ جنگ ۵ کو ہوئی تھی +

۸- جولائی لنڈن سے خبر آئی ہے کہ عیسائی سلطنتوں کے زور دینے سے کریٹ میں امن ہوتا جاتا ہے +

زنجبار میں ایک عجیب واردات ہوگئی برٹش افسر فوج جنرل ریکس زخمی ہوگئے +

زنجبار برٹش سایہ میں ہے سلطان کا وزیر شیخ ہلال سازشی معلوم ہوا۔ برٹش نے جلاوطن کرنا چاہا + سلطان ٹالے بالے کرتے رہے۔ آخر پولیس کو کہنا پڑا وزیر کا مکان گھیر لیا سخت فساد ہوئے +

۱۱- جولائی لنڈن کی خبر ہے کہ ہاؤس آف لارڈز نے متوفی زوجہ کی بہن سے شادی کا بل پاس کر دیا +

کریٹ میں پھر خبر آئی امن نہیں ہے۔ طاقتوں نے یونان کو مجرم گردانا + ان کا خیال تھا کہ اب کریٹ کے فساد بھڑکانے میں یونان تیل ڈال رہا ہے +

۱۰- جولائی لنڈن کی خبر ہے کہ یونان نے اس الزام کی زور سے تردید کی ہے +

لکھا ہے کہ یہہ فساد خالص ترکی سپاہ کے ظلم کا نتیجہ ہے اور یونان کو کوئی تعلق نہیں +

لنڈن میں ارادہ ہے تمام ریلیں بجلی کے زور سے چلائی جاویں اور سٹیم موقوف ہو +

شاہ جرمن کی کشتی نے اپنے دوڑ میں پرنس آف ویلز کی کشتی کو مات کیا +

جزائر کنیری (افریقہ) میں ساحل پر سمندر نے خودبخود ایک عجیب و غریب بڑا صندوق لا کر ڈالدیا + کھولا تو کیا صندوق کے اندر سے ایک نوجوان خوبصورت مردہ لیڈی نکلی جو قیمتی زیور پہنے تھی +

تحقیقات کرنے کے لئے مردہ کے ہزار ہا فوٹو لے کر اخبارات میں تقسیم کئے گئے۔ مردہ بالکل سڑا نہ تھا +

بمبئی گزٹ نے لکھا کہ آیندہ کانگرس کلکتہ کے پریسیڈنٹ مسٹر کین ہوں گے +

ایسٹ انڈین ریلوے کی سہ ماہی سالانہ رپورٹ شایع ہوئی نصف سال میں ۱۰،۷۰،۳۳۹ روپیہ بچت ہوئی +

۱۷۰۰ میل ریلوے اس کمپنی کے ماتحت ہے جس میں ۷۴۸ میل دوہری ہے +

توجہہ۔ توجہہ۔ توجہہ

ہم اپنے خوردسال ناظرین کی توجہہ تیرہویں صفحہ کے ایک اوڈیٹر کی درخواست کی طرف دلاتے ہیں۔ وہ یہہ ہے کہ "ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان کس قسم کے مضامین پسند کرتے ہیں اُن سے اطلاع دیں"+

ہماری بھی آرزو ہے کہ تیرہواں صفحہ بچوں کے لئے حقیقی مدد ہو۔ اور اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ اس مقصد کو سرانجام دینے میں وہ خود



مضامینِ مفید المبتدئین

عزیز لڑکو اور لڑکیو

کیا اڈیٹر صاحب کی یہہ عین مہربانی نہیں کہ اُنہوں نے خصوصًا تمہارے لئے اپنے اخبار کا ایک صفحہ مقرر کیا ہی؟ میں خیال کرتی ہوں کہ تم ضرور اس بات کو پسند کرتے ہوگے کہ ہر ایک ہفتہ میں کوئی خاص طور سے تم کو یاد کرتا ہی اور کوشش کرتا کہ تم کو کوئی کہانی بتائے جس سے تمکو خوشی حاصل ہو اور کہ گویا زبانی تمہارے ساتھ گفتگو کرے +

تمکو یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ کوئی آسان بات نہیں ہی کہ کوئی ایسی بات لکھے جس کو سب پسند کریں سو اگرچہ بعض اوقات تم کو کوئی مضمون روکھا سوکھا سا معلوم ہوتا ہی تمہارا یہہ ہماری طرف فرض ہوگا کہ تم صبر کرو۔ تمہارا اور ایک فرض یہہ ہی کہ نہ صرف تم خود پڑھو بلکہ اوروں کو بھی ترغیب دو کہ وہ اس صفحہ کے مضمون کو ہمیشہ پڑھا کریں۔ اب میں اپنی طرف سے یہہ ظاہر کرنا چاہتی ہوں کہ گاہے بگاہے اس صفحہ میں کیا مضمون ہونگے۔ اور اس خط کے جواب میں اگرچہ تم میں سے کوئی کچھہ کہنا چاہے۔ شاید اڈیٹر صاحب جو تمہارے مہربان دوست ہیں اس صفحہ میں مہربانی سے چھپوا دیا کرینگے اور ہم لوگوں کو پتہ لگ جائیگا کہ کس قسم کے مضمونوں کو تم پسند کروگے کہ تمہارے واسطے لکھے جاویں +

(۱) عملی باتیں۔ یعنے ایسی باتیں جن پر ہم کو ہفتہ بھر میں عمل کرنا چاہئے خواہ گھر میں خواہ سکول میں تاکہ ہم ظاہر کریں کہ ہم خدا کے سچے فرزند ہیں اور کہ ہمارا حق ہی کہ اپنے تئیں مسیحی کہیں نہ صرف اس لئے کہ ہم نے مسیح کے نام میں بپتسمہ پایا ہی بلکہ اس لئے کہ ہم مسیح کی مانند ہونا چاہتے ہیں +

(۲) مشنری چٹھیاں۔ شاید تم بہت مشنریوں کو نیز اُن کے کام کو جو وہ اس ملک میں کر رہے ہیں جانتے ہو پر تمہارے لئے اچھا ہوگا کہ کچھہ اور جاننے کا شوق رکھو کہ دوسرے ملکوں میں مثلاً افریقہ۔ چین جاپان وغیرہ میں کیا ہو رہا ہی اور اس طریقے سے کچھہ جغرافیہ کا علم بھی تمہارا بڑھ جاوے گا +

(۳) کبھی کبھی پھولوں۔ چرندوں اور پرندوں کا ذکر بھی تمہارے فائدے کے لئے لکھنے کی کوشش کریں گے کیونکہ خدا نے ان سب کو ایسا خوبصورت بنایا ہی کہ ہم جو اُس کے فرزند ہیں اُس کی دستکاری کو دیکھہ اُس کی تعریف کریں کہ اُس نے ہم کو ایسی عمدہ چیزیں عنایت کیں۔ اور کہ اگر اس دُنیا میں جو ہمارا فانی گھر ہی ایسی خوبصورت چیزیں ہمارے ارد گرد ہیں تو دوسرے جہان میں کیسی خوبصورت نہ ہونگی جو مسیح خداوند ہمارے لئے تیار کر رہا ہی۔ مجھے ایک لڑکی کی کہانی یاد آتی ہی جو رات کے وقت ستاروں کو دیکھہ کر بہت خوش ہوا کرتی تھی۔ اور اُس نے ایک رات اپنے باپ کو کہا کہ اے باپ اگر آسمان کی اُلٹی طرف ایسی خوبصورت ہی تو اُس کی سیدھی طرف کیسی ہوگی۔ سو اگر مسیح ہمارے لئے خوبصورت چیزیں تیار کر رہا ہی تو ہم کو چاہئے کہ اُس سے دُعا مانگیں کہ ہم بھی اندرونی طور سے خوبصورت ہوں۔ یہہ خوبصورتی ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟ اس کے جواب میں میں تم کو ایک چھوٹی تمثیل بتلاتی ہوں اور وہ یہہ ہی کہ زمین جو آسمان سے اتنی دور پڑی ہوئی تھی ایک رات ستاروں کی طرف دیکھہ کر اپنے تئیں کہنے لگی کہ میں اُس سے جس نے مجھکو بنایا اتنی دور پڑی ہوئی ہوں۔ گھاس اور پھول اپنا سر اُٹھاتے ہیں اور درخت ایسے اونچے ہیں کہ گویا آسمان سے باتیں کر رہے ہیں پرندے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آسمان کی رونق اور شان اُن کے پنکھوں پر ہی۔ اور ستارے ایسے چمکتے ہیں کہ گویا اُن میں خدا کی حضوری کی روشنی ہی لیکن میں تو یہاں نیچے پڑی ہوں۔ محض مٹی ہوں۔ نہ مجھہ میں کوئی خوبصورتی ہی نہ کوئی مٹھاس اور نہ خوشبو۔ یہہ کہکر بیچاری زمین رو پڑی۔ تب ایک بیج آیا اور زمین سے مخاطب ہوکر کہا کہ اے زمین کیا تو مجھے اپنی طاقت دیگی؟ زمین نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔ کیونکہ میرے پاس صرف یہی ایک چیز ہی سو میں اس کو کیوں دوں؟ تب بیج نے کہا کہ تو مٹی ہی رہیگی۔ لیکن اگر تو مجھے اپنی طاقت دے تو تیری نکمی زندگی ایک اعلیٰ زندگی ہو جائیگی۔ یہہ سُنکر زمین راضی ہوئی کہ اپنی طاقت بیج کو دیوے۔ سو اُس نے ایسا ہی کیا اور بیج نے اُس کی طاقت کو لیا۔ اور اپنے تئیں اُگایا اور رفتہ رفتہ ایک عجیب درخت بن گیا۔ اور اُس میں بے شمار پتیاں نکلیں اور موسم کے وقت کثرت سے پھول اور پھل لگے تب بیج نے زمین کو کہا کہ کیا میں نے سچ نہ کہا تھا کہ اگر تو مجھے اپنی پوری طاقت دیگی تو تیرا کچھہ نقصان نہ ہوگا اور دیکھو کہ طاقت دینے ہی سے تیری بدصورتی خوبصورتی سے بدل گئی ہی۔

پس اے پیارے لڑکو اور لڑکیو آؤ ہم دل کی زمین خدا کو دیں اور اُس کے کلام کو اپنے دلوں میں اُس بیج کی مانند اُگنے دیں۔ اور اگر ہم اُس کو پیار کریں اور اُس کی مرضی کو بجا لاویں اور اپنی جوانی میں اپنی ساری طاقت اُس کو دیدیں۔ تو ہماری زندگی بھی ایک اعلیٰ زندگی سے بدل جائیگی اور ہم روز بروز زیادہ تر مسیح کے ہم شکل ہوتے جائینگے +

سوالاتِ بائبل حل طلب

(۱) ایسے جانوروں کا نام بتاؤ کہ جو نوح کی کشتی میں نہ تھے +

(۲) بائبل میں کوئی ایسا لفظ بتاؤ جس کے معنے نیلا رنگ ہو +

(۳) کتاب مقدس میں کوئی ایسا نام بتاؤ کہ جسکے اُلٹنے سے ایک پھل کا نام ہوتا ہی +

(۴) بائبل میں کوئی ایسا نام بتاؤ جس کے ۲۴ انگلیاں تھیں +

(۵) جب بنی اسرائیل بیابان میں سفر کرتے تھے تو کس ترتیب سے چلتے تھے ؟ +

(۶) کس شخص نے جنگل میں سے لکڑی کاٹی اور اُس کی

شعر و سخن

غزل

اگر ہوسِ نفس سے دل کو بے پرواہ کرے کوئی
تو پھر کیسے تلاشِ جادۂ عقبیٰ کرے کوئی ٭

بدلتا ہے ہزار رنگ زمانہ ایک پل پل میں۔
لگا کر دل بھلا اپنا یہاں پر کیا کرے کوئی

نہیں ہے دولتِ دُنیا سے کچھ بھی فائدہ حاصل
لالچی وجواہر کو مگر چاہا کرے کوئی ٭

جو عبرت سیکھنی ہو اس جہاں کی عیش وعشرت سے
تماشائے فسادِ بادہ و مینا کرے کوئی۔

پکار اُٹھتے ہیں سب چلا کے یہہ دیوانہ پاگل ہے
بیاں گر گرمیٔ خلقتِ دنیا کرے کوئی ٭

جو ہی خود پسندی سے پڑا ہو قعرِ اسفل میں
تو کیا اُس سے دلیلِ عالمِ بالا کرے کوئی۔

ہیں شیخی مارتے سب غیر مذہب ایک تب جانیں
مریضِ دردِ عصیاں کو اگر اچھا کرے کوئی ٭

ہزار افسوس دنیا میں نہیں ہے ایک بھی مانے
گناہوں کی معافی کا جو ارا فشا کرے کوئی

بیاں ہووے نہیں توصیف و تعریفِ مسیحا کا
سرِ ہر موے گر صدہا زباں پیدا کرے کوئی

وہی ہے کلمۃ اللہ روح حق اور حکمتِ ازلی
شفا پاوے جو اُس کے نام کا چرچا کرے کوئی

وہ طاقت ابنِ حق سے پائے ایمان لائیگا اُسپر
جو حالِ خفتگانِ موت پر سوچا کرے کوئی ٭

وفا ہوگی وہی مقبول جو ہو نام سے اُس کے
اگرچہ رات و دن بھر شورش و غوغا کرے کوئی

نمائیں جو کلامِ حق تو کرنے کو اُنہیں قایل
بھلا یوم القیامت کس طرح برپا کرے کوئی

نظر آجائیں سب اسرارِ انجیلِ مقدس کے
نگاہِ امتیاز و دیدۂ بینا کرے کوئی ٭

گناہوں سے ہے ہر مخلصی پر گھبرایا ہے
صلیبِ شاہ اربابِ ضیا دکھا کرے کوئی

جہاں کے رنج و غم میں اہلِ ایماں دیکھتے جیسے
کنارے پر سے سیرِ جنبشِ دریا کرے کوئی ٭

از انبالہ

لودیانہ

ایک عام جلسہ صاحبان سکھ۔ ہنود۔ اہلِ اسلام و عیسائی صاحبان کا بتاریخ ۲۷ جون ۱۸۹۲ء بمقام میونسپل ٹون ہال بروز یکشنبہ برائے اظہار افسوس بر وفات حسرت آیات جناب ملاذ العلا والفضلا مہا مہوپا دھیا سر سردار عطر سنگھ صاحب کے۔ سی۔ آئی۔ ای رئیس بھدوڑ منعقد ہوا۔ حاضری بہت اچھی تھی اور جس میں ہر ایک فرقہ کے اصحاب شامل تھے +

حسب تحریک رائے کرم چند صاحب ڈسٹرکٹ جج و تائید بابو رائے بڑودہ صاحب وکیل بھائی ارجن سنگھ صاحب گورو خاندان بھوٹکیاں پریسیڈنٹ جلسہ و سردار گجن سنگھ صاحب سکرٹری مراد سنگھ صاحب جائنٹ سکرٹری اتفاق رائے سے پاس ہوئے +

صاحب پریسیڈنٹ جلسہ کے تشریف فرما ہونے کے بعد رائے کرم چند صاحب ڈسٹرکٹ جج نے چٹھی جناب مسٹر سی۔ ایچ۔ ایکن صاحب ڈپٹی کمشنر دربارہ عذر عدم تشریف آوری و اظہار ہمدردی دفات جناب سردار صاحب مرحوم پڑھکر سنائی۔ اس کے بعد سردار گجن سنگھ صاحب و بھائی ایساں سنگھ صاحب نے مفصل حالات خاندان و عادات و خصلات نیک و اخلاق حسنہ اور پبلک کارگذاری ہائے سردار صاحب بیان فرمائی۔ اُس کے بعد اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے +

(۱) رائے کرم چند صاحب ڈسٹرکٹ جج نے پیش کیا اور سردار بہادر کپتان حسن علی خان صاحب نے تائید فرمائی اور اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ:۔

ریزولیوشن

"کہ یہہ عام جلسہ جس میں صاحبان ہنود و سکھ و صاحبان اہلِ اسلام و صاحبان عیسائی شامل ہیں جناب ملاذ العلا والفضلا جناب سر سردار عطر سنگھ صاحب کے سی آئی ای رئیس بھدوڑ کی ناگہانی وفات پر نہایت رنج و الم ظاہر کرتا ہے۔ جن کی پاک زندگی اور سادہ عادات پنجاب کے رؤسا کے درمیان ایک بے نظیر مثال قابل پیروی کے تھیں اور جنکی علمی محبت اور اشاعت تعلیم میں دلچسپی نے اُن کے واسطے تمام جماعتوں کی شکر گذاری حاصل کری اور جن کی اخلاق حسنہ اور ہمدردی عامہ نے سوسائٹی کے تمام حصوں میں نیک نام کر دیا تھا۔ اور یہہ جلسہ تہ دل سے سردار صاحب مرحوم کی بیوہ اور صاحبزادوں کے ساتھ اس بڑے حادثہ کے وقت ہمدردی ظاہر کرتا ہے"

(۲) رائے کیشو داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے پیش کیا اور بابو رائے بڑودہ صاحب وکیل نے تائید فرمائی کہ مندرجہ بالا کارروائی اور ریزولیوشن کی نقل لوکل اور خاص خاص صوبہ کے اخبارات میں برائے شایع ہونے کے بھیجی جاوے۔ اتفاق رائے سے پاس ہوا +

بعد شکریہ صاحب میر مجلس جلسہ برخاست ہوا +

ضرورت۔ ضرورت۔ ضرورت

یو۔ پی۔ مشن مڈل سکول آگرہ میں ایک فورتھ ماسٹر عیسائی کی ضرورت ہے۔ انگریزی و فارسی میں اچھی استعداد رکھتا ہو۔ تنخواہ ۲۵ روپے ماہوار تک ہوگی۔ پرسبٹیرین عیسائی کو ترجیح دیجاویگی۔ درخواست پاس ریورنڈ۔ جان۔ میک ایس ایم اے۔ مشن ہاؤس الور راجپوتانہ بھیجنی چاہیے +

پادری۔ اے۔ ایچ۔ بیومنگ صاحب منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم دائلی کے اہتمام سے چھپا +